REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۵

شمارہ ۱۷

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

THE WEEKLY BADR QADIAN.
PIN. 143516.

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ　۲۲ شہادت ۱۳۵۵ ہش　۲۲ اپریل ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم بشیر احمد صاحب آف لندن کے ذریعہ مورخہ ۱۶/۴/۷۶ کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۹ شہادت (اپریل)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف فرما ہیں۔ موصوف کے سفر و حضر میں صحت و سلامتی اور بخیریت مراجعت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

جماعت کے اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے پیش نظر

مجھے یقین ہے کہ احباب لازمی چندہ جات کے بجٹ کی حدود سے بھی آگے نکل جائیں گے

اگر ہم اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں پیش کرتے رہیں تو یہ خدا کا وعدہ ہے کہ جو کمی رہ جائیگی اسے وہ خود پورا کر دیگا

خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اہم ارشاد!

ربوہ ۲ شہادت (۲ اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اموال کی قربانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار فرمایا کہ احباب جماعت صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام سے قبل لازمی چندہ جات کا بجٹ نہ صرف پورا کر دیں گے بلکہ اپنی گذشتہ روایات کے مطابق بجٹ کی حدود سے بھی آگے نکل کر قرآنی وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ میں حضور نے قرآن حکیم کی آیت

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ

(الرعد ۲۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے بعض بنیادی تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حقیقی مومن رضائے الٰہی کی خاطر صبر و استقامت کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اسے علانیہ بھی اور مخفی طور پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ وہ بدی کا مقابلہ بدی سے نہیں بلکہ نیکی سے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے بہترین انجام مقدر ہے۔

حضور نے فرمایا مومن اپنی جن صلاحیتوں اور استعدادوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اُن میں دیگر ذہنی، اخلاقی، جسمانی اور روحانی طاقتوں اور اوقات کی قربانی کے علاوہ اموال کی قربانی بھی شامل ہے۔ اموال کی قربانی کی جو راہیں اُس نے بتائی ہیں اُن میں کچھ عارضی ہوتی ہیں اور کچھ لمبے زمانہ تک ممتد ہوتی ہیں۔ بعض زمانے ایسے ہوتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ جتنی بھی قربانی کی تمہیں طاقت اور توفیق حاصل ہے وہ پیش کر دو جو باقی کمی رہ جائے گی اُسے میں خود پورا کر دوں گا۔ اس وقت ہم بھی اسی قسم کے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ ہم اس مسیح موعود اور مہدی معہود (علیہ السلام) کی جماعت ہیں جس کے متعلق خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی کہ اس کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کیا جائے گا۔ بظاہر ہم ایک غریب اور انتہائی کمزور جماعت ہیں۔ دنیا ہمیں حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور ہماری طرف سراسر غلط اور بے بنیاد باتیں منسوب کرتی ہے ہم بلاشبہ ایک ذرۂ ناچیز ہیں۔ ہم نوعِ انسان کے قلوب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جیتنے کے لئے جو حقیر قربانیاں پیش کرتے ہیں ان کی بھی بظاہر کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن اگر ہم دعائیں کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کے ساتھ اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تو یہ خدا کا وعدہ ہے کہ جو کمی باقی رہ جائے گی اُسے وہ خود پورا کر دے گا۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت ہر سال مالی جہاد کے میدان میں جس طرح ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور جس طرح وہ خدائی فضلوں کی مورد ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے کامل یقین ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام تک جماعت نہ صرف ساڑھے آٹھ لاکھ کی وہ کمی پوری کرلے گی جو اس وقت ہمیں نظر آتی ہے۔ بلکہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی وہ بجٹ کی حدود سے آگے نکل جائے گی۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرلے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے فضلوں کے حصول کے لئے ہمیں جن جن راہوں کی ہدایت کی ہے ہمیں ان سب کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ۞

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں اُن کے لئے دونوں روحانی اجتماعات میں شامل ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۞

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان ڈین ۱۴۳۵۱۶ سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۵۵ ہش

اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت کے عصری تقاضے
اور
لنڈن میں منعقدہ اسلامی ثقافتی میلہ

لنڈن میں تین ماہ تک جاری رہنے والے اسلامی ثقافتی میلے کے بارہ میں ملے جُلے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مختصر مگر جامع مضمون معاصر الجمعیۃ دہلی سے بدر کے اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کیا گیا ہے۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسے بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور اس کے مندرجات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیا جائے۔ اس میں ایک تو میلے کے پروگرام کا خلاصہ بیان ہوا ہے۔ دوسرے اس سے وابستہ بعض لوگوں کی کچھ خوش فہمیوں اور کچھ اندیشوں کا مدلّل تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر اسلام کے خلاف مستشرقینِ یورپ کی دسیسہ کاریوں کے بدلے ہوئے خطرناک طور طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے مضمون نگار نے اس امر کو واشگاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ:-

"نئے دور میں اسلام اور صلیبیت کی محاذ آرائی توپ و تفنگ کے دائروں سے نکل کر قلم و قرطاس اور علم و فن کے مورچوں میں داخل ہو چکی ہے ـــــ اور اب اسلام کو فولاد و ایٹم سے نہیں، علم و تحقیق کے اسلحہ سے نیست و نابود کر دینے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ہمیں جنگ کے ان نئے طور طریقوں میں بھی محتاط رہنا چاہیئے۔ اور پہلے کی طرح اس محاذ پر بھی دشمنانِ اسلام پر اسلام کی ابدی صداقت و حقانیت کی ابدی مہر لگا دینی چاہیئے۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲۹ ۳/۷۶ صٓ)

توپ و تفنگ کی بجائے قلم و قرطاس کی جس جنگ کو کامیاب طور پر لڑنے اور اس محاذ پر اسلام دشمن طاقتوں کو کامیابی کے ساتھ پسپا کرنے کی بات مضمون نگار اس وقت برادرانِ اسلام کے سامنے رکھ رہے ہیں، اسی اہم بات کی طرف نہ صرف آج بلکہ کم و بیش ۸۰ سال ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بروقت توجہ دلائی اور دورِ جدید کے بدلے ہوئے حالات کو دانشمندی کے ساتھ سمجھ لینے کی بار بار تلقین کی۔ مگر وا حسرتا! مسلمانانِ عالم نے اسلام کے اس سچے خیر خواہ اور خدا کے برگزیدہ بندے کی بات کو نہ صرف سُنی اَن سُنی کر دیا بلکہ اُلٹا اس کی راہ میں مخالفت کے پہاڑ کھڑے کرتے چلے گئے۔ باوجودیکہ زمانہ کے تقاضے بدل چکے تھے یہ علماء حضرات تھے کہ سیفی جہاد کے نعرے بلند کرتے چلے گئے۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو منکرِ جہاد کہہ کر آپ پر کفر کے فتوے لگاتے چلے گئے۔ مگر آپ نے ان سب فتوؤں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مخالفینِ اسلام کے مقابل پر دلائل و براہین کے جہادِ قلمی کو جاری رکھا۔ اور ہر میدان میں ان سب لوگوں کے دانت کھٹے کئے اور آج حالت یہ ہے کہ علماء حضرات اپنے نظریات کی ناکامی و نامرادی کو اچھی طرح پرکھ لینے کے بعد اُسی بات کی طرف لوٹ رہے ہیں جس کی طرف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۸۰ سال پہلے اُن کو دعوت دی تھی۔ کاش وہ وقت پر بات کو سمجھ گئے ہوتے اور آج اسلام کا کاروان بہت سی منزلیں طے کر چکا ہوتا۔ تاہم شکر کا مقام ہے کہ اب بھی زیرک طبقہ اس حقیقت تک پہنچ گیا ہے کہ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے عصری تقاضے کیا ہیں اور مسلمانوں کو کن خطوط پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک مخصوص طور پر لنڈن میں منائے جا رہے تین ماہ کے میلے سے وابستہ بعض توقعات کا تعلق ہے دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا یہ میلہ فی الحقیقت مغربی دنیا میں اسلام کے بہترین ہمہ گیر تعارف کا ذریعہ بن سکتا ہے اور یہ کہ کہاں تک یہ اسلامی دُنیا اور مغربی دُنیا کے باہمی ارتباط اور قُرب کا موجب قرار دیا جا سکتا ہے ـ؟ اسی سلسلہ میں معاصر الجمعیۃ دہلی نے جو بات کہی ہے وہ خاصی وزن دار ہے۔ معاصر لکھتا ہے:-

"اگر کانفرنس اور میلہ میں اسلام کی بنیادی تعلیمات اور نوعِ انسان کی مادی و رُوحانی فلاح کے لئے اسلام کے پیغام اور انسانی زندگی پر اس پیغام کے اثرات کو مرکزِ توجہ نہیں بنایا گیا ہے اور مصوری نقاشی۔ خطاطی۔ موسیقی اور فنِ تعمیر کے نمونے اور الف لیلائی زندگی کے دلفریب مناظر کو زیادہ اہمیت دے کر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ دُنیا اور انسان کے لئے اسلام کے یہی تحفے ہیں تو یہ کانفرنس اور یہ میلہ اسلام کے تعارف کا ذریعہ نہیں بلکہ عالیشان نمائش گاہ اور دلچسپ تفریح گاہ ہے۔"

"اگر اس کانفرنس اور میلہ کا انعقاد محض دلچسپی کے لئے نہیں تو اس کی کامیابی کا معیار یورپ میں قبولِ اسلام کی رفتار کو بنانا چاہیئے۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۷ اپریل ۱۹۷۶ء)

ہر چند کہ اس میلہ اور کانفرنس کے بارہ میں باور یہی کرایا جا رہا ہے کہ "اس کا اصل مقصد اسلام کو قرآن اور پیغمبرِ اسلام صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہے۔ اس کے سوا کوئی سیاسی یا کوئی اور مقصد پیشِ نظر نہیں۔" (الجمعیۃ دہلی ۶ ۲/۷۶)

لیکن مستشرقینِ یورپ کی شاطرانہ چالوں پر نگاہ کرتے ہوئے پھر بھی خدشات کم نہیں ہو سکتے۔ بطورِ مثال اسی بات کو لے لیں کہ نمائش میں اسلامی تہذیب و ثقافت اور آرٹ وغیرہ کو جس طور پر اہمیت دے کر تین ماہ مسلسل اس کے دکھائے جانے کا اہتمام کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے اُس معنوی اور رُوحانی حسن کو یکسر الگ کر دیا گیا ہے جس کی ذاتی کشش اور جذب نے دلوں کی دنیا میں انقلابِ عظیم برپا کر دیا۔ اسی انقلابِ عظیم کا نتیجہ تھا کہ اس وقت کی زبردست تہذیبوں پر اسلامی تہذیب نے غلبہ پایا اور ایک نئے کلچر اور نئی تہذیب نے جنم لیکر زمانے پر اپنی ایک نئی چھاپ لگا دی۔ اس کا ایک اضافی مظاہرہ اُن چیزوں کے آئینہ میں نظر آ رہا ہے جیسے فی الوقت نمائش میں پیش کیا جا رہا ہے۔ لیکن اضافی چیز کو لے کر اصل کو چھوڑ دینا نہ تو اسلام کی صحیح تصویر کی عکاسی ہے۔ اور نہ ہی اس کا مسلمانوں کو کسی طور پر فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ فائدہ کی نسبت نقصان کا پہلو زیادہ غالب معلوم ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اسلام سے بیگانہ دُنیا تو خیر اسلام سے قطعی ناواقف ہے۔ لیکن خود مسلمانوں میں سے بھی ایک بڑی تعداد ایسے نسلی مسلمانوں کی موجود ہے جن کا اسلام کے بارہ میں نہ تو ذاتی مطالعہ ہے۔ اور نہ ہی وہ رُوحِ اسلام سے کسی قدر واقف و آگاہ ہیں۔ وہ مسلمان ہیں صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گئے۔ اب اس قسم کی نمائش ایسے نسلی مسلمانوں کو رُوحِ اسلام سے اور دُور لے جانے کا زبردست ذریعہ تو بن سکتی ہے کیونکہ مغربی دُنیا کی طرح وہ بھی ہر چیز کی مادّی صورت کو ہی اصل چیز سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ اسلام کو ان نوادرات اور آرٹ سے آگے کچھ بھی نہیں سمجھیں گے بلکہ اسی پر خوش ہو جائیں گے کہ دیگر قوموں کی طرح ہمارے آباء و اجداد نے بھی مصوری۔ آرٹ اور موسیقی وغیرہ کی باتوں میں بڑا نام پایا۔ اس لئے ہمیں بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایسے ہی آرٹ میں نام پیدا کرنا چاہیئے۔

انہیں کون بتائے کہ تم لوگ تو قشرِ اسلام کی نمائش کے ذریعہ رُوحِ اسلام سے دُور لے جائے جا رہے ہو۔ اور تمہاری حالت تو ویسی ہی بن رہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا تھا کہ ؎

تمنّاؤں میں اُلجھایا گیا ہُوں　　　کھلونے دے کے بہلایا گیا ہُوں

ایسے میلوں میں ثقافت و آرٹ کے نام پر پیش کردہ جملہ اشیاء محض کھلونے ہیں۔ جن کی طرف نسلی مُسلمانوں کی توجہ کو مرکوز کیا جا رہا ہے۔ تا اُن کے دلوں میں جو تھوڑی سی عقائد و تعلیماتِ اسلام کی قدر و منزلت ہے اور جو اسلامی تشخص کے نام سے کوئی چیز اُن کے دلوں کے کسی گوشے میں ہے، وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو کر رہ جائے۔

اس موقعہ پر کہنے دیجئے اگر ایسی نمائش اور میلے کے منتظمین اسلام کے بارہ میں صاف دل ہیں تو کیوں نہیں اسلام کے عہدِ حاضر میں کارفرما قوّت ہونے کے ناقابلِ تردید نمونے بھی اس نمائش میں رکھتے۔ ہماری مراد اسلام کی طرف سے احمدیہ جماعت کو حقِ نمائندگی دینے سے ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ احمدیہ جماعت کی شاندار مساعی کے نتیجہ میں اس وقت دینِ اسلام ایک بار پھر زبردست رُوحانی قوت کے طور پر دُنیا کی سطح پر اُبھر رہا ہے۔ اور اسی کا زندہ ثبوت وہ ہزاروں اور لاکھوں نفوس ہیں جو محض اسلام کے رُوحانی اثر و جذب کے نتیجہ میں، اور اسی کے حسنِ ذاتی کا مشاہدہ کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ افریقہ کے وسیع و عریض متعدد ممالک میں، یورپ و امریکہ کے تثلیث کدوں میں اسی کے زندہ اور ناقابلِ انکار نمونے موجود ہیں۔ ان سب مقامات پر تعمیر ہونے والی سینکڑوں مساجد اور قرآنِ پاک کے دُنیا کی مشہور زبانوں میں شائع ہونے والے تراجم اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔

مگر بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ایسے میلوں کا اہتمام کرنے والے یا تو یورپ کے مسیحی خیالات کے لوگ ہیں۔ یا پھر اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے مسلمان بھائی۔ اوّل الذّکر تو کسی نیت پر بھی نہیں چاہیں گے کہ اسلام اس شکل و صورت میں دُنیا کے سامنے پیش ہو جائے۔ کیونکہ اس میں ان کی اپنی رُوحانی موت ہے۔ اور اسلام کی زبردست زندگی۔ رہے دُوسرے مسلمان بھائی، اُن کی حالت بھی اوّل الذّکر افراد سے چنداں مختلف نہیں۔ اس لئے کہ وہ بھی تو نہیں چاہتے کہ ایسی بین الاقوامی نمائش گاہ میں احمدیہ جماعت کی ٹھوس اسلامی خدمات کا شہرہ ہو۔ بالخصوص جبکہ اس طرح کی اسلامی خدمات میں اُن کے ہم خیال فرقوں کا حصّہ کچھ بھی نہیں۔ یہ لوگ خواہ مخواہ اپنے اولیاءِ نعمت کو خفا کر کے اپنی روزی پر جان بُوجھ کر کیوں لات ماریں۔

آپ احمدیہ جماعت کی عالمگیر اسلامی خدمات کو عالمی نمائش میں حصّہ دے دینے کی بات کرتے ہیں ـــ عصرِ حاضر کے علماء حضرات نے تو اسلام کی ٹھوس اسلامی خدمات سے تہی دامنی کے داغ کو چھپانے کے لئے دو سال ہوئے رابطہ عالمِ اسلام کے ذریعہ سے احمدیہ جماعت کا پتہ کاٹ دیا ہُوا ہے۔ اور پھر نکالنے قرار داد کے ذریعہ بیک جنبشِ قلم احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج بتا دیا ہُوا ہے۔ نہ رہے احمدیوں کا مسلمانوں میں شمار، اور نہ ہو احمدیوں کی اسلامی خدمات کا کہیں بھی تذکرہ۔ پھر عصرِ حاضر میں اسلام کو رُوحانی قوت کے طور پر پیش کرنے کے سلسلہ میں نہ کوئی سوال کر سکے اور نہ اس کا ثبوت دینے کی کسی کو زحمت اُٹھانی پڑے ـــــ!!

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارا ہر لمحہ خدا کے حضور دعائیں کرتے ہوئے گذرنا چاہیئے کہ اسکے بغیر نہ زندگی ممکن ہے اور نہ اسکا کوئی مزہ

خدا کرے کہ جماعت کا ہر فرد دنیا میں قرآن کی عظمت کو قائم کرنے والا۔ اور اس کے نور کو روشن تر کرنے والا ہو

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ فتح ۱۳۵۴ ہش ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جن حالات میں سے جماعت اس وقت تک گذرتی آئی ہے اور اس وقت گذر رہی ہے وہ حالات اس قسم کے ہیں کہ دعا کے سہارے کے بغیر سانس لینا بھی مشکل ہو جائے۔ ساری دنیا کو اس لئے ہم نے اپنا دشمن بنا لیا ہے کہ دنیا خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر اپنے بتوں کی طرف مائل ہو چکی تھی اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اس میں ہو کر زندگی گزارنے کی بجائے عیش و عشرت میں پڑ چکی تھی جب ان کو جھنجھوڑا تو وہ غصے میں ہو گئے جب انہیں خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا تو انہیں طیش آیا کہ تم ہمیں اپنے معبودوں سے چھڑوانا چاہتے ہو جب

قرآن عظیم کی حسین تعلیم

ان کے سامنے پیش کی تو ہم نے انہیں غضبناک دیکھا کہ کیا ہم اپنی تعلیمات کو چھوڑ کر تمہاری طرف آ جائیں اور کیا تمہارے نزدیک ہماری تعلیمات درست نہیں اور ہمارے عقائد درست نہیں بلکہ بد عقائد ہیں جب ہم نے انہیں کہا کہ عقل پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اتنی عقل مل چکی ہے کہ اس کے علاوہ ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں غرضیکہ انسانوں میں سے ہر گروہ نے خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر اور قرآن عظیم کی تعلیم سے منہ موڑ کر جیسا کہ خود قرآن عظیم نے اعلان کیا تھا کہ

"یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا"

(الفرقان: ۳۱)

اپنے اپنے بت اور اپنے اپنے طریقے بنا لئے تھے یا قرآن کریم کی طرف توجہ کر کے اپنی ایک طرز زندگی اور اپنے کچھ عقلی محلات بنائے ہوئے تھے جب ان کی کمزوریاں اور ان کے نقائص بتائے گئے تو وہ غصے ہو گئے۔

ابھی یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اپنے نمونہ سے اور اپنی فراست سے پیار کے ساتھ ان کو صداقت کی طرف لے کر آنا ہے جب ہم اپنے نفسوں پر نگاہ کرتے ہیں تو خود کو اتنا کمزور، اتنا بے بس اور اتنا حقیر دیکھتے ہیں کہ ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کے قابل نہیں پاتے لیکن ہم پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتے کیونکہ ڈالنے والا ہمارا پیارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے جماعت کو قائم کیا ہے جس نے اس پودے کو لگایا جس نے پیار سے اس کی آبپاشی کی اور جس نے ہر مرحلہ اور ہر قدم پر اس کی حفاظت اور اس کی نشو و نما کے لئے

اپنی قدرت کے جلوے

ظاہر کئے پس ہم اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ نہیں سکتے ان سے منہ موڑ نہیں سکتے گو دنیا ناراض ہے، دنیا غصے میں ہے، دنیا طیش میں ہے آج دنیا کو ہمارے جذبات خیر خواہی کی سمجھ نہیں آ رہی۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہم کمزور ہیں، ہم حقیر ہیں، ہم بے مایہ ہیں، ہمیں کوئی اقتدار سیاسی یا کسی اور قسم کا حاصل نہیں اور نہ ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں۔ پھر ہم زندہ رہیں تو کس سہارے پر جئیں تو کیسے اور اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں تو کن وسائل کے ذریعے جب ہم یہ سوچتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خلاف ان طوفانوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز ہمارے کان میں یہ کہتی ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنی دعاؤں کے ساتھ نہایت عاجزانہ دعاؤں، ابتہال کے سامان کی جلتی ہوئی

دعاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ اور دعاؤں کے کھالوں کے ذریعہ (کھال جس میں پانی بہتا ہے) دعا کی نہر کے ذریعے میری رحمت کو اور میری برکت کو جذب کرنے کی کوشش کرو دراصل ہمارا ہر لمحہ

خدا کے حضور دعائیں

کرتے ہوئے گذرنا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر تو نہ زندگی ممکن ہے اور نہ زندگی میں کچھ مزہ

دعاؤں کے دن کبھی زیادہ اہمیت رکھنے والے ہوتے ہیں اور کبھی عام دن ہوتے ہیں لیکن ہمارے عام دن بھی دعاؤں کے بغیر اس رنگ میں نہیں گذر سکتے جس طرح کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم گذاریں دعاؤں کے جو خاص ایام ہیں وہ ایک تو رمضان کے ایام ہیں اور رمضان کے موقع پر جماعت کے علماء مقررین خطیب اور علاقوں کے امیر وغیرہ دوستوں کو اسی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ یہ جماعت میں ایک روایت ہے ان دنوں

قرآن کریم کا درس

بھی ہوتا ہے۔ پھر حج کے ایام ہیں اور وہ بڑی دعاؤں کے ایام ہیں اور پھر ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں ان کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی اور خاص مواقع بھی بہم پہنچا دیئے ہیں چنانچہ ہمارے لئے دعاؤں کے ایک وہ ایام ہیں جو ہمارے لئے اچانک پیدا کئے جاتے ہیں جب ہمارا امتحان لیا جاتا ہے جب ہمارے لئے ابتلاء کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ تب دراصل اللہ تعالیٰ ہمارے لئے

انتہائی دعا کے سامان

انتہائی اضطرار کے ساتھ دعا کے سامان اور انتہائی عاجزی کے ساتھ دعا کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے اور دعاؤں کے کچھ وہ ایام ہیں جو ہر سال ہی ایک چکر میں آتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارا جلسہ سالانہ ہے۔

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اللہ سب خیر رکھے تو انشاء اللہ آئندہ جمعہ جلسہ کے تقاریر کے تین دن ہیں ان میں آ جائے گا ویسے تو ہمارا جلسہ آٹھ دس دن پر پھیلا ہوا ہے۔ لیکن تقریروں کے تین دن ہیں اور امسال ان میں سے پہلا دن جمعہ ہے۔ اور وہ اگلا جمعہ ہے یعنی آج کے بعد کا خطبہ اللہ کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی کی منشاء کے مطابق وہاں سامنے جو جلسہ گاہ بنے گی اس میں دیا جائے گا۔ ساری دنیا کے احمدی جمع ہونگے اس موقع پر ان کو کچھ باتیں سنائی جائیں گی۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی اور باقی ایام میں بھی۔ میں بھی اور میرے دوست اور ساتھی بھی تقاریر کے ذریعے اور گفتگو کے ذریعے اپنی مجالس میں خدا اور رسول کی باتیں جماعت کے کانوں تک پہنچائیں گے ان ایام میں خاص طور پر دعاؤں کی ایک فضا پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس سے قبل بھی ہمارے لئے خاص طور پر

دعاؤں کے ایام

ہیں۔ بہت سے دوست جلسہ کے لئے چل پڑے ہیں بلکہ اس سے پہلے مجھے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ بہت سے دوست جلسہ کی خاطر ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ بہت سے دوست ربوہ آنے کے لئے اور جلسہ

میں شمولیت کے لئے آنے ہوائی جہازوں میں سوار ہوں گے بہت سے لوگ

جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری

کر رہے ہیں پھر جوں جوں ۲۶ تاریخ قریب آتی جائے گی۔ ذاتی تقاریر کے دن قریب آتے جائیں گے کیونکہ ۲۶ کو تقریروں کا جلسہ شروع ہوتا ہے۔ ربوہ میں داخل ہونے والوں کی روزانہ کی حاضری بڑھتی چلی جائے گی اور میرا اندازہ ہے کہ آخری دن یعنی ۲۵ تاریخ سے ۲۶ تاریخ کی صبح تک کوئی ۲۵۔۳۰ ہزار نفوس اس چھوٹے سے قصبہ میں داخل ہوتے ہیں وہ کسی دنیوی غرض یا دنیا کی تجارت کے لئے نہیں آتے لیکن وہ ایک ایسی تجارت کے لئے آتے ہیں جس سے بہتر کوئی تجارت ممکن نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کچھ باتیں سننے کچھ عزم کرنے اور کچھ ارادے پختہ کرنے کے لئے وہ یہاں آتے ہیں۔

یہاں کے جو دوست ہیں یعنی اہل ربوہ جلسہ کے ایام میں ان کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور ان کے فرائض میں اضافہ ہو جاتا ہے وہ اپنے اخلاق اور اپنے میل ملاپ سے

ایک نازک دور میں

داخل ہوتے ہیں۔ ان کو سال کے ہر دن ہی جماعت کے سامنے اور دنیا کے سامنے ایک نمونہ پیش کرنا چاہیئے لیکن ان ایام میں جبکہ اجتماع ہو ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی یہ ذکر ہے کہ اجتماع کے موقع پر ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں زبان پر ذمہ داری پڑتی ہے مہمانوں کی خاطر و مدارات کرنے، ان کے لئے کھانا لانے انکو کھانا پیش کرنے کھانا کھلانے ان کے برتن دھونے وغیرہ ان کاموں کے لئے چلنا پھرنا اور بہت ساری حرکت کرنی پڑتی ہے کام کے دوران اس کی طرف شاید کسی کی توجہ نہ ہوتی ہو۔ لیکن یہ بڑا کام ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان ایام میں ربوہ میں کئی لاکھ برتن تو دھلتے ہی ہوں گے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے لیکن چونکہ خدا کے پیار کے حصول کے لئے جماعت کو اس کی عادت پڑ چکی ہے اس واسطے ان کی توجہ اس طرف نہیں ہوتی وہ اپنا کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہر حال بہت بڑی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں ذمہ داریوں کی فضا بدل جاتی ہے اخلاق کے اظہار کی فضا مختلف ہو جاتی ہے۔ اس وقت پیار کے موقعے ہوتے ہیں۔ ملنا ملانا۔ باتیں کرنی آنے والوں کا خیال رکھنا اور اپنا خیال رکھنا ہوتا ہے۔

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

کا حکم بھی تو ہے اپنا یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ بیمار نہ ہو جائیں کہ اس ثواب سے محروم ہونا پڑے۔ گھر والوں کو یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ ناسمجھ بچے جن کی عمر ابھی پختہ نہیں ہوئی جن کے دماغ ابھی پختہ نہیں ہیں وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں غفلت اور کوتاہی نہ کرنے والے ہوں۔

ہر ذمہ داری جو انسان پر پڑتی ہے (ایک احمدی کی زندگی میں) وہ اس کو ایک جھٹکا دے کر اسے اپنے خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ کہتی ہے کہ میں ذمہ داری آگئی ہوں لیکن تو اس ذمہ داری کو تبھی نباہ سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فضل تیرے شامل حال ہو اس واسطے جا اور اپنے رب کے حضور جھک اور اس سے دعا کر اور اس سے مدد مانگ اور اس سے توفیق حاصل کرنے کی کوشش کر بس دوست ابھی سے دعائیں کرنی شروع کر دیں خاص طور پر

جلسہ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی

کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو ہزاروں میل سے غیر ممالک سے چل کر یہاں پہنچ گئے ہیں یا روانہ ہو گئے ہیں اور ہوائی جہازوں میں بیٹھے ہوئے ہیں میرے علم میں ہے کہ اب بھی سینکڑوں کی تعداد میں احمدی مصروف پرواز ہیں اور جلسہ کے لئے آرہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس دور دراز

کے سفر میں ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ انہیں صحت سے رکھے اللہ تعالیٰ انہیں ان دعاؤں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کا مطالبہ یہ جلسہ آن سے کر رہا ہے، وہ اپنے پیچھے بہت سے رشتہ دار چھوڑ کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت اور امان میں رکھے وہ لوگ یہاں کے فیوض اور برکات سے خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اپنی جھولیاں بھریں اور بہت فائدہ اٹھا کر واپس جانے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا مستقبل ان کے ماضی سے زیادہ روشن کرے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو وہ پہلے سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان کو ہر قسم کی ان برکات سے وافر حصہ ملے جن برکات کے حصول کے لئے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے دعائیں کی ہیں۔

یہ تو میں غیر ممالک کی بات کر رہا تھا۔ یہاں پاکستان کے دور دراز علاقوں سے بھی اس سردی میں اتنے پیار سے لوگ آتے ہیں کہ میں افسر جلسہ سالانہ رہا ہوں اور سپیشل گاڑیوں پر مہمانوں کا استقبال کرتا رہا ہوں مجھے معلوم ہے کہ مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کا بھی خیال نہیں رکھتیں جس وقت ربوہ میں گاڑی کھڑی ہوتی ہے اتنا پیار ان کو اپنے مرکز ربوہ سے ہے۔ ربوہ کی اینٹوں سے نہیں اور نہ یہاں کے گارے اور سیمنٹ سے یا چھتوں سے یا یہاں کے مکانات سے ہے بلکہ ربوہ سے ان کو اس لئے پیار ہے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

اور آپ کے جلال کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے جو تحریک اٹھی تھی اس کا یہ مرکز بن گیا ہے۔ یہ اس تحریک کا مرکز ہے اس لئے ان کے دلوں میں وہ پیار اور وہ محبت ہے۔ یہاں آکر وہ ساری تکالیف کو بھول جاتے ہیں اور دعا کریں خدا کرے کہ ان ایام میں ان کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اور بعد میں آنے والے ایام میں بلکہ وہ ہمیشہ ہی اللہ کی پناہ میں رہیں۔

جو اہل ربوہ ہیں ان کو کبھی ہم غصے بھی ہوتے ہیں کبھی ان کی کمزوریوں کی طرف بھی انہیں توجہ دلاتے ہیں کیونکہ مومن کا ہر قدم ہر آن پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جماعت میں بھی یہ ایک ایسا گروہ ہے کہ یہاں کی اکثریت

انتہائی قربانیاں کرنے والی

ہے اور دنیا کے نقشے میں اس قسم کی کمیونٹی (Community) اور کوئی قصبہ انسان کو نظر نہیں آئے گا۔ یہ چھوٹا سا قصبہ جس کی آبادی اب شاید بمشکل ۱۷/۱۸ ہزار ہوگی یہ تقریباً ایک لاکھ مہمانوں کو سما لیتا ہے اور پتہ بھی نہیں لگتا وہ کیا چیز ہے جو ان کو سنبھالتی ہے؟ ان کو ایک اہل ربوہ کا پیار سنبھالتا ہے ان کو اہل ربوہ کی خدمت کا جذبہ سنبھالتا ہے۔ ان کو اہل ربوہ کی دعائیں سنبھالتی ہیں اہل ربوہ پر بھی اللہ تعالیٰ بڑا ہی فضل کرے اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق دے اور انہیں اجر عظیم عطا کرے اور ان کی نسلوں کو بھی اس ذمہ داری کے سمجھنے اور اس کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

دعائیں کریں کہ آنے والے بھی اور یہاں کے رہنے والے بھی سارے کے سارے قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے والے، سمجھ کر سیکھنے والے ہوں ان پر عمل کرنے والے ہوں اور علوم کے ان خزانوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ عظمت قرآن کو دنیا میں قائم کرنے والے اور نور قرآن کو دنیا میں روشن کرنے والے ہوں پس دعاؤں کے ان ایام میں غفلت سے کام نہ لیں بلکہ بہت دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ آسمانوں سے

خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول

ہو اور وہ آپ کے لئے حفاظت کا اور آپ کے لئے امن کا اور آپ کے لئے سلامتی کا اور آپ کے ذہنوں کے جلا کا اور آپ کے عزم کے لئے پختگی کا سامان پیدا کرنے والے ہوں اور وہ دن جلد آئے کہ جب ہم توحید کو ساری دنیا پر غالب دیکھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو ہر دل میں "کھونٹے" کی طرح گڑا ہوا پائیں۔ اور ہماری زندگی کا

مقصد ہمیں مل جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں حاصل ہو کہ جسے خدا تعالیٰ کی رضا مل جائے اسے پھر نہ اس دنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ اُس دُنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت رہے گی۔ دُعائیں کرو۔

اور میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں دُعا کرنے کی توفیق عطا کرے اور پھر انہیں قبول کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے اور مقبول اعمال ہم سے سرزد ہوں۔ اللّٰھم آمین

(الفضل ۲۵/۳/۷۶)

خطبۂ نکاح

احمدیت نے تمام جماعت کو ایک خاندان کی شکل دیدی ہے

یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے اس کا جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے

مورخہ ۶؍تبلیغ ۱۳۵۵ ہش (۶؍فروری ۱۹۷۶ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

احمدیت نے ہم سب کو ایک خاندان بنا دیا ہے اور اب یہ خاندان آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے اور دُنیا کے مختلف ممالک تک اس کا پھیلاؤ بڑھ گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں

شادی بیاہ کے تعلقات

بھی صرف اندرونِ ملک کا سوال نہیں رہا۔ بلکہ ایک ملک کے دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔ ایک ملک کی بچی (دُلہن) ہوتی ہے اور دوسرے ملک کا بچہ (دُولہا) ہوتا ہے۔ اور اس طرح ملک ملک کے درمیان یہ رشتے طے پاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے۔ ہم اس پر جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

اس قسم کی شادیوں میں ایک وہ شادی ہے جس میں مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں رہنے والی بچی دوسرے ملک میں بیاہی جاتی ہے۔ شادی کے بعد جب ایسی بچی باہر جاتی ہے تو اسے اس نظر سے بھی دیکھا جاتا ہے کہ چونکہ اس کا تعلق مرکزِ سلسلہ سے رہا ہے اس لئے اُسے باہر کے ماحول میں ایک اچھا نمونہ بن کر رہنا چاہیئے۔ اسی طرح ہمارے باہر کے جو بچے مرکزِ سلسلہ کی بچیوں کو بیاہ کر لے جاتے ہیں اُن پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر اور جب (اور خدا کرے ہمیشہ ہی) یہ بچیاں نیک نمونہ بننے کی کوشش کریں تو ان کی راہ میں وہ روک نہ بنیں تا

نیکی اور خوشحالی کا ماحول

پیدا ہوتا چلا جائے۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان میں سے ایک تو میری ماموں زاد ہمشیرہ عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ کا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو بہت برکتوں والا بنائے اور رحمتوں کا اور خوشحالیوں کا اور مسرتوں کا باعث بنائے۔

عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ جو میرے ماموں خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم کی بچی ہیں ان کا نکاح ایک ہزار انگلستان کے سکہ یعنی برٹش پونڈ حق مہر پر عزیزم محمد ارشد احمدی ابن مکرم محمد یوسف صاحب احمدی کے ساتھ قرار پایا ہے۔ جو جلنگھم (یو۔کے) کے رہنے والے ہیں اور حاضر ہیں۔ لڑکی کے ولی ان کے بھائی عزیزم خلیفہ صباح الدین صاحب ہیں جو بطور وکیل نکاح یہاں موجود ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ سیدہ راحیلہ منصور صاحبہ بنت مکرم سید منظور حسین صاحب کراچی کا ہے جو دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم سید منور بشیر صاحب ابن مکرم کرنل سید بشیر احمد صاحب ساکن ربوہ سے قرار پایا ہے ایجاب و قبول کے بعد ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حضور نے حاضرین سمیت ہاتھ اُٹھا کر دُعا کروائی۔

(الفضل ۲۵/۳/۷۶)

امریکہ و افریقہ میں اخبارِ بدر کی مقبولیت

جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان سے شائع ہونے والے اخبار بدر کو دُنیا کے کونے کونے میں دلچسپی اور اشتیاق سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کی مقبولیت کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں سے بطور نمونہ دو گرامی ناموں کے اقتباس درج ذیل ہیں:۔

(۱) ڈاڈہ امریکہ سے مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اخبار بدر سے اپنی دلچسپی اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میرے بہنوئی مکرم عزیز احمد صاحب کے ہاں یہ اخبار آتا ہے۔ جو مجھے بھی پڑھنے کے لئے مل جاتا ہے۔ یہ اخبار بڑا مزیدار ہے اور اس کا چسکا پڑ گیا ہے۔ اس کے مضامین نہایت زوردار، ایمان افروز، رُوح پرور اور معلومات کا ایک خزانہ ہیں۔"

(۲) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون اپنے مکتوب محررہ ۲۵/۳/۷۶ میں رقمطراز ہیں:۔

"الحمد للہ کہ آپ کا بدر سیرالیون میں اُردو خوان دوستوں کی خوب خدمت کر رہا ہے۔ اور جماعت کی تازہ خبریں جلد جلد ہم تک پہنچ رہی ہیں۔ اللّٰھم زد فزد"

اخبارِ قادیان

• محترم اللہ دتا صاحب گنائی آف جلنگھم (یو۔کے) اپنے بیٹے مکرم خورشید عالم صاحب گنائی کو برہان پور (مدھیہ پردیش) سے ساتھ لے کر مورخہ ۱۶/۳/۷۶ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

• مکرم بشیر احمد صاحب لندن سے مورخہ ۱۷/۳/۷۶ کو مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۹/۳/۷۶ کو واپس تشریف لے گئے۔

• مکرم مرزا سلیم احمد صاحب آف لندن بعد زیارت مقامات مقدسہ مورخہ ۱۷/۳/۷۶ کو واپس تشریف لے گئے۔

• مورخہ ۱۵/۳/۷۶ کو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر جائیداد نے اپنی بڑی بیٹی عزیزہ منورہ سلطانہ کو شادی کے سلسلہ میں واہگہ بارڈر پر رخصت کیا۔ ایک روز قبل مورخہ ۱۴/۳/۷۶ کو مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے مکرم چوہدری صاحب کے گھر پر اجتماعی دُعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین۔

• مورخہ ۱۵/۳/۷۶ کو ہی مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سکریٹری کی اہلیہ صاحبہ مع اپنی بیٹیوں کے پاسپورٹ پر پاکستان روانہ ہو گئیں۔

• مورخہ ۱۵/۳/۷۶ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں ۹ بجے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے سالانہ امتحان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے۔ ناظر صاحبان اور افسران صیغہ جات اور طلباء کے قادیان میں مقیم سرپرست بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ محترمہ بنگلور میں بی۔ ایڈ کا امتحان دے رہی ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے اور میرے بیٹے محمود احمد کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز والدین کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: بی۔ ایم۔ داؤد احمد بشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) میری بیٹی عزیزہ نعیم اختر اس سال بی اے پارٹ I کا امتحان دے رہی ہے نمایاں کامیابی کے لئے اور میری صحت و تندرستی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نے ۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ خاکسار: کبیر الدین کرما گوڑہ

سیرالیون میں جماعتہائے احمدیہ کے ستائیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

بتاریخ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء بمقام بواجے بو (سیرالیون)

• دو مرکزی وزراء - سابق نائب وزیر اعظم - صدر مسلم کانگریس اور پریس - ریڈیو - انفرمیشن اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں کی جلسہ میں شرکت

• دو ہزار سے زائد نفوس کا رُوحانی اجتماع

• ایک درجن سے زائد افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد (کاہون) مبلغ ایسٹرن پراونس سیرالیون

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی ستائیسویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء کو مشرقی صوبہ کے قصبے بواجے بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے وسیع صحن میں منعقد ہوکر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

سیرالیون میں جماعت کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ آج سے ۲۷ سال پہلے سیرالیون کے شمالی صوبہ کے قصبہ ماٹاٹو میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ سالانہ کانفرنس اکثر و بیشتر سیرالیون کے جنوبی صوبہ کے ہیڈ کوارٹر بو (BO) شہر میں منعقد ہوتی رہی۔ مگر اس سال اہم وجوہات کی بناء پر جماعت کا جلسہ سالانہ بواجے بو میں کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بواجے بو کے قصبے کو جماعتہائے احمدیہ سیرالیون میں بہت اہمیت حاصل ہے یہ نہ صرف مشرقی صوبہ میں جماعت احمدیہ کا مشن کوارٹر ہے بلکہ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ پی۔ سی۔ این۔ کے گامانگا (P.C.N.K. GAMANGA) کی رہائش گاہ بھی ہے۔ یہاں لمبے عرصہ سے جماعت کا ایک سیکنڈری سکول بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جس میں اس وقت جماعت احمدیہ سیرالیون کے پائنیر بزرگ مبلغ مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کے صاحبزادے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر بطور پرنسپل کام کر رہے ہیں اور سب سے مستزاد یہ کہ جماعت نے "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی الٰہی سکیم کے تحت اس قصبہ میں لاکھوں روپے کے صَرفہ سے ایک عظیم الشان ہسپتال تعمیر کر دیا ہے۔ جو سراسر جماعت کے ایک نہایت مخلص قابل ترین نوجوان سرجن ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری کی عرق ریزی اور شب و روز کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ یہ ہسپتال اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔ پکی سڑک سے چوبیس میل دور جھاڑیوں کے درمیان بواجے بو میں جسے کچی سڑک کے ذریعہ چوبیس موڑوں اور چوبیس پلوں سے گزار کر پکی سڑک سے ملایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ نرالی کوشش اس کے عظیم صمیم اور شاندار مستقبل کی نشاندہی کرتی ہے۔ بجلی اور پانی سے یکسر محروم بواجے بو ایسے محلِ وقوع میں یقیناً سرزمین سیرالیون کا یہ منفرد ہسپتال ہے جو بہترین آپریشن تھیٹر کے علاوہ لیبارٹری۔ ایکس رے اور چوبیس بستروں کی سہولت رکھتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے لئے بواجے بو کا انتخاب بھی ممبران جماعت کے لئے ایک کھلا چیلنج اور ان کے ایمان کا امتحان تھا۔ بفضلہ تعالیٰ احباب آئے اور کثرت سے آئے اور شوق اور ولولہ سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے روکوں کی مطلق پرواہ نہیں کی اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے سنانے کی خاطر بواجے بو کے خاموش قصبے میں دیوانہ وار جمع ہوئے اور تین دن رات تک متواتر تہجد۔ دعا۔ ذکر و فکر وعظ و نصیحت اور دین اسلام کی ترقی کے متعلق سوچ بچار میں ایسے منہمک رہے کہ اہلِ قصبہ بھی ان دیوانوں کے آدابِ عشق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کے خدائی ارشاد کی اہمیت کا ایک مرتبہ پھر ہمیں شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ جبکہ احباب کی کثرت آمد کے باعث ہمارے مزعومہ انداز سے ناکافی ثابت ہوئے۔

ابتدائی تیاریاں جلسہ سالانہ کی اہمیت کے پیشِ نظر امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے اگست ۱۹۷۵ء میں ہی انتظامیہ کی ایک میٹنگ طلب کر لی تھی۔ جس میں جلسہ سالانہ کی طرف سے پڑنے والی ذمہ داریوں پر غور کرنے کے بعد ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جنوری ۱۹۷۶ء میں جب احساس زیادہ بیدار ہوا تو محترم امیر صاحب نے مکرم مولوی جی۔ این۔ ملک صاحب کو فری ٹاؤن سے بواجے بو بھجوا دیا۔ آپ نے نیشنل پریذیڈنٹ سے بار بار صلاح و مشورے کئے اور وقتاً فوقتاً مکرم ڈاکٹر صاحب اور پرنسپل صاحب کو بھی اپنے مشوروں میں شریک کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے مالی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ نے بالتفصیل جو کوٹہ مقرر کیا تھا۔ مشرقی صوبہ میں اس کی وصولی اور سالانہ کانفرنس میں شمولیت کی ترغیب کی خاطر خود آپ نے دورے کئے اور ان دوروں میں خاکسار کو بھی ہمراہ رکھا۔

۱۰ فروری ۱۹۷۶ء کو محترم امیر صاحب نے انتظامیہ اور مبلغین سیرالیون کی ایک مشترکہ میٹنگ فری ٹاؤن میں بلائی۔ جس میں بواجے بو کے ڈاکٹر صاحبان اور پرنسپل صاحب نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر کافی سوچ بچار کے بعد انتظاماتِ جلسہ کے تمام اختیارات ایک سہ رکنی کمیٹی کے سپرد ہوئے جس میں نیشنل پریذیڈنٹ بطور صدر۔ ملک غلام نبی صاحب چیف آرگنائزر اور مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل بواجے بو، سکریٹری مقرر ہوئے۔

اخراجات کی فراہمی۔ استقبال۔ رہائش۔ پانی۔ روشنی۔ تعمیر جلسہ گاہ۔ کھانا پکانا۔ کھانا کھلانے کے شعبے خصوصی طور پر کمیٹی کی توجہ کا مرکز بنے رہے اس موقعہ پر تقسیم کار کے سنہری اصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تعمیر جلسہ گاہ۔ صفائی۔ سڑکوں کی مرمت اور جزوی طور پر رہائش۔ کھانا پکوانے اور کھانا کھلانے کا انتظام پیرا ماؤنٹ چیف جناب پی۔ سی۔ این۔ کے گامانگا نے اپنے ذمہ لے لیا۔ اور مختلف مقامی احباب پر مشتمل کمیٹیاں بنادیں جس میں بعض غیر از جماعت احباب کو بھی شامل کر لیا۔ بیرون سے مع اہل و عیال شمولیت کرنے والے احباب کی رہائش کا انتظام مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کے سپرد ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تقریباً ہر شعبہ میں انتظامیہ کا ہاتھ بٹایا۔ استقبال۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکر کی ذمہ داریاں مکرم آصف علی صاحب پرویز ٹیچر بواجے بو سکول کے سپرد ہوئیں۔ انہوں نے کمال محنت اور مہارت سے ان کو نبھایا سکول کے صحن میں ہونے والے اس عظیم رُوحانی اجتماع کو روشنی فراہم کرنے کے لئے سکول کے کمروں اور جلسہ گاہ میں بجلی کی عارضی فٹنگ کی گئی اور جنریٹر کی مدد سے جلسہ گاہ اور رہائش گاہ کو روشن رکھا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا کام بھی خوش اسلوبی کے ساتھ چلتا رہا۔ جلسہ گاہ تک پہنچنے سے پہلے تین خوبصورت گیٹ بنائے گئے اور جلسہ گاہ تک کا راستہ دو رویہ خوشنما جھنڈیوں سے مزین کیا گیا۔ کلمہ طیبہ۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" "پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" وغیرہ قطعات آویزاں کئے گئے۔ L شکل کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے احاطہ میں جلسہ گاہ کا وسیع ہال بانسوں کے ستونوں اور پام آئل کے درختوں کے پتوں کی چھت کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ مقامی احباب نے یہ کام بہت محنت اور لگن کے ساتھ کیا۔ جنگل سے ایندھن کے گٹھے لانے اور تین میل دور سے بانس اٹھا کر لانے میں بھی مقامی احباب نے بہت محنت کی۔ مسٹر سادولا ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول بواجے بو کے ذمہ پانی کا انتظام تھا۔ ڈرموں کو پانی سے بھر کر دو سو گز دور لڑھکاتے ہوئے لے جانے میں انہوں نے سکول کے بچوں کے ذریعہ کافی محنت کی۔ نیز بجلی کی فٹنگ۔ گیٹ اور جھنڈیوں کی تنصیب۔ نمائش۔ کھانا پکانے اور کھلانے نیز کرسیاں بچھانے وغیرہ میں سکول کے طلباء اور طالبات نے بڑے جذبے سے کام لیا۔ مقامی اساتذہ نے بھی جان توڑ محنت سے ان سب ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ سالانہ کی تشہیر اگرچہ مقامی اور ریجنل مشنری اپنے اپنے حلقوں میں احباب کو جلسہ سالانہ کے لئے تیار کر رہے تھے۔ مگر امیر صاحب کے دفتر نے کانفرنس کے پروپیگنڈہ کے لئے خاص کوشش کی۔ ایک ماہ قبل پانچ صد کی تعداد میں سالانہ کانفرنس کا پوسٹر شائع کروا کر تقسیم کیا گیا۔ سات صد کی تعداد میں خصوصی دعوت نامے شائع کروائے گئے اس کے علاوہ ۲۳ فروری کو امیر صاحب اور جنرل سکریٹری الحاج بونگے نے پریس اور ریڈیو کے نمائندوں کو انٹرویو دیا جس میں جلسہ سالانہ ربوہ کا مجمل خاکہ اور سیرالیون کانفرنس کے تفصیلی پروگرام کا ذکر کیا۔ اخبارات نے اس انٹرویو کو شائع کیا اور ریڈیو پر

انگریزی اور مختلف علاقائی زبانوں میں کئی مرتبہ یہ خبر نشر کی گئی۔ ۲۴ر فروری کو ۲۵ منٹ تک جلسہ سالانہ ربوہ اور مقامی کانفرنس کے متعلق ٹیلی ویژن پہ پروگرام پیش کیا گیا اور جلسہ کا پوسٹر بھی پردہ پر دکھایا گیا۔ مکرم امیر صاحب، جنرل سکریٹری اور مولوی عبدالعزیز صاحب ونیس نے اس میں حصہ لیا۔ بو اجے بو کے احباب کو فرداً فرداً مل کر جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ جس میں مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کی خاص کوشش کا دخل ہے۔

دُعاؤں کی خصوصی تحریک

کانفرنس کی کامیابی کے لئے محترم امیر صاحب اور خاکسار نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں متواتر خطوط لکھے۔ نیز فروری کے شروع میں ہر ہفتہ با جماعت نماز تہجد ادا کرنے اور اجتماعی دُعائیں کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

مہمانوں کی آمد آمد

۲۵ر فروری کو جلسہ انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور اہلِ بو اجے بو مہمانوں کے لئے چشم براہ تھے۔ چنانچہ کچھ مہمان جلسے کے شوق میں ۲۵ر فروری کو ہی بو اجے بو پہنچ چکے تھے۔ محترم امیر صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ۲۶ر فروری کا دن بہت ہی گہما گہمی کا دن تھا۔ صبح سے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ بعد از دوپہر تو مہمانوں کی آمد کا قابلِ دید سماں پیدا ہو گیا تھا۔ بو اجے بو کی کچی سڑکوں پہ ہر طرف مسیح محمدی کے پروانوں سے لدی پھندی بنی بسیں جہاد کے منہ زور گھوڑوں کی مانند احمدیہ سکول کے وسیع صحن میں اُتر رہی تھیں۔ میزبانوں کے چہروں کی بشاشت اور مہمانوں کے سینوں میں موجیں مارتی ہوئی احمدیت کی محبت عجیب سماں پیدا کر رہی تھی۔ رات اپنے تمام اندھیروں کے ساتھ پھیل چکی تھی لیکن عشق کی یہ قندیلیں اپنی روشنی آپ پیدا کرتی ہوئی رات بھر بو اجے بو کو منور کرتی رہیں۔ نارتھ کا قافلہ دو بجے رات کو پہنچا —— آج سے ۸۵ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گمنامی اور کس مپرسی کی حالت ایک غیر معروف بستی میں یہ بشارت دی تھی کہ

یاتیک من کل فج عمیق

مغربی افریقہ کے ایک اَن جانے قصبے بو اجے بو میں مسیح محمدی کے پروانوں کے یہ قافلے اس الٰہی بشارت کے پس منظر میں ایک عجیب ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح

مورخہ ۲۷ر فروری بروز جمعہ جلسہ احباب جوق در جوق جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، مسٹر پی۔ جی۔ این۔ کے۔ گامانگا نیشنل پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ جناب پیراماؤنٹ چیف ڈی۔ وی کالون وائس پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون۔ جنرل سکریٹری مسٹر الحاج بونگے۔ الحاج مصطفےٰ سنوسی سابق نائب وزیر اعظم و حال صدر مسلم کانگریس سیرالیون چند پیراماؤنٹ چیف اور دیگر معززین کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے تو سٹیج سکریٹری مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے انہیں خوش آمدید کہا۔ اس کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر۔ نعرہ ہائے اسلام و احمدیت۔ خاتم النبیینؐ زندہ باد۔ حضرت مسیح موعود زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پے در پے نعروں نے دیوانگی کا رنگ پیدا کر دیا۔ جب تمام معززین اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوئے تو اس بابرکت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد نے کی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں خدا تعالےٰ کے متواتر فضلوں اور جماعت احمدیہ کی حقیر قربانیوں کے دربارِ الٰہی میں شرفِ قبولیت حاصل کرنے کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور جماعت کے افراد پر عائد شدہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے اور کچھ نصائح فرمانے کے بعد آپ نے افتتاحی دُعا کرائی۔ بعد دُعا اس اجلاس کے صدر الحاج مصطفےٰ سنوسی کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی انجام پائی۔ سب سے پہلے مکرم الحاج بونگے جنرل سکریٹری نے صدر محترم کا تعارف کرایا پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا سلام اور جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے نام خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جس میں سراسر خدا تعالےٰ سے محبت اور خدا تعالیٰ کے بندوں سے پیار کی ہدایت تھی۔ اس کے علاوہ محترم جناب وکیل التبشیر کا پیغام سنایا گیا اور پھر مختلف جماعتوں اور ملکوں کی طرف سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے (حضور ایدہ اللہ کے پیغام کی پانچ صد کاپیاں پرنٹ کروا کر تقسیم کی گئیں) بعد ازاں مکرم معلم سلیمان صاحب نے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم نیشنل پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف این۔ کے گامانگا نے بطور میزبان خصوصی دعوت پر تشریف لانے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر الحاج ایم۔ کے۔ بونگے نے "۸۳ ویں جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق میرے تاثرات" کے موضوع پر کی۔ ازاں بعد الحاج مصطفےٰ سنوسی صدر مسلم کانگریس نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کی علمی۔ روحانی اور میڈیکل خدمات کو خاص طور پر سراہا۔ جو یہ جماعت عرصہ دراز سے سیرالیون کے لئے کر رہی ہے۔ انہوں نے ملک سے جہالت دُور کرنے اور روحانی اقدار کو زندہ کرنے میں مشن کی سرگرمیوں سے متاثر ہوتے ہوئے کہا کہ:۔

"میرے نزدیک جماعت احمدیہ کی کوششیں عین اسلام کے مطابق ھیں۔ یہ جماعت ایک کلمہ اور ایک ھی قرآن پر ایمان رکھتی ہے۔ میرا یقین ہے کہ احمدی پکّے مسلمان ھیں"

اجلاس کے بعد معزز مہمان نصرت جہاں ہسپتال دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد کھانے اور نمازوں کا پروگرام تھا۔ چنانچہ اڑھائی بجے محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ شروع کیا اور خطبہ میں منافقین کی علامات بیان کرتے ہوئے جماعت کے افراد کو ہر طرح چوکس رہنے کی تلقین فرمائی —— چار بجے سہ پہر شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا جس میں آئندہ کے لئے جماعت کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا اور پھر جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے دستور اساسی پر بحث ہوتی رہی۔

دوسرا دن

مورخہ ۲۸ر فروری بروز ہفتہ ۹½ بجے جلسہ کی کارروائی وائس پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون پیراماؤنٹ چیف ڈی۔ وی۔ کالون کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم الحاادریس ماٹیاں نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہٗ معلم مصطفےٰ نے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے سُنائے۔ ازاں بعد مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ —— الآیۃ کے سیاق و سباق کو حاضرین کے ذہن نشین کراتے ہوئے خاتمیت کے بلند اور انوکھے مقام کی وضاحت کی۔ نیز آپ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے ان میٹھے چشموں کا ذکر کیا جو ہر زمانے میں محمدی سوتے سے پھوٹتے رہے۔ اور جس کی ایک اہم کڑی امامِ وقت و مہدیٔ دوراں کا وجود ہے۔

آپ کے بعد دوسرے مقرر مکرم خلیل احمد صاحب مبشر تھے جو ناردرن پراونس کے انچارج مشنری ہیں۔ آپ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات" کے موضوع پر اپنا مدلل مقالہ پیش کیا۔ دہریت کے پھیلتے ہوئے ناسور اور طبائع میں الوہیت سے بغاوت کی قابلِ رحم بیماری اور اس کے ایمان سوز اثرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس زمانہ میں معجزات کی اہمیت پر آپ نے سیر کن بحث کی۔ اور خارقِ عادت معجزات کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایک معجزات کا ذکر کیا۔

ازاں بعد مسٹر اے۔ بی۔ کمارا پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے جلسہ سالانہ ربوہ اور اس کے انتظامات کے متعلق اپنے گہرے تاثرات کا اظہار کیا۔ آپ ان چار خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جنہیں جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء میں سیرالیون کے نمائندہ وفد کا رُکن ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ترجمان تقریباً ہر تقریر کو مقامی زبان میں ساتھ ساتھ منتقل کرنے میں مہارت کا ثبوت پیش کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں بھی بعض غیر از جماعت معززین نے شرکت کی۔ ان میں جناب شریف آمین کیبے ڈپٹی منسٹر ایگریکلچر اور جناب اے۔ ڈی۔ ساکو ڈپٹی منسٹر آف ٹرانسپورٹ اینڈ کمیونیکیشن جو عرب یونین کے صدر بھی ہیں، قابلِ ذکر ہیں۔ ہر دو معزز مہمانوں نے جماعت کی کوششوں کو سراہا۔ اور نوع انسانی کی خدمات کی تعریف کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سکول بو کی تھی۔ آپ نے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی احمدی جماعتوں پر آنے والے بہت بڑے ابتلاء کے پس منظر میں جماعت احمدیہ کے صبر و استقلال اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غلبۂ اسلام کے متعلق دی گئی بشارتوں کا ذکر کیا۔

اس اجلاس میں جب مالی قربانی کی تحریک کی گئی تو اُسی وقت جماعت نے دو ہزار روپے نقد پیش کر دیئے۔

شوریٰ

آج ۲۸ر فروری کو پھر دوبارہ شوریٰ کا اجلاس ہوا جس کی محترم امیر صاحب نے صدارت کی۔ یہ اجلاس پانچ بجے شام سے شروع ہو کر رات ۱۰½ بجے تک جاری رہا۔ مشن کے تحت چلنے والے سکولوں کے مسائل۔ اخراجات اور ذمہ داریوں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ بہت سے مفید پہلو سامنے آئے۔ چند دیگر اہم پہلوؤں پر بھی غور ہوا۔ اسی اجلاس میں فیصلہ ہوا۔ کہ شوریٰ کی کارروائی ایک مہینہ کے اندر شائع کروا کر ممبرانِ شوریٰ تک پہنچائی جائے۔

تیسرا اور آخری دن

مورخہ ۲۹ر فروری کو صبح ۹½ بجے مکرم امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد خالد اور حامد دو بچوں نے قصیدہ نعتیہ سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے "بائبل میں محمد صلعم" کے موضوع پر ٹھوس تقریر فرمائی۔ بعد ازاں الحاج مگبا کمارا جو ایکس سروس مین ایسوسی ایشن کے سکریٹری جنرل ہیں۔ کسی وقت جب پاکستان گئے تھے تو ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ملاقات کی تھی آپ نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا اور عیسائیت کے زہر سے بچانے کے لئے احمدیت نے اسلامی تعلیم کی جو اشاعت شروع کی ہے اس پر اظہار تشکر کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو اجے بو نے "اخلاقی اقدار قومی ترقی

کے لئے ضروری ہیں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے یہاں عام سمجھی جانے والی کریول زبان میں ہی تقریر فرمائی۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کی منزل کی نشاندہی کرتے ہوئے ایک احمدی کو جن اخلاقی اقدار کو اپنانے کی ضرورت ہے "مثالوں کے ساتھ سامعین کے سامنے رکھا۔

آپ کے بعد جماعت احمدیہ کے مخلص اور لائق دوست مسٹر ایس۔ آئی۔ سیسے ڈپٹی چیف ایجوکیشن آفیسر آف سیرالیون جو اس اجلاس کے خصوصی مہمان بھی تھے، نے "احمدیت سیرالیون میں اسلامی تعلیم کے ہراول دستہ کی حیثیت میں" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت نفیس انداز میں نپے تلے الفاظ میں اپنے مؤقف کو پیش کیا اور شواہد کی روشنی میں احمدیت کے ذریعہ تعلیم کی روشنی سے آراستہ سیرالیون کے بدلتے ہوئے حالات کی طرف اشارہ کیا۔

آپ نے بتایا کہ سیرالیون جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور مزید برآں عیسائی مشنوں نے مسلمانوں سے نام کے اسلام کو بھی چھین لینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ عیسائی تعلیم اور کلچر کا اثر گہرا ہو رہا تھا۔ اور بے بس مسلمان نمک کی طرح گھل کر عیسائیت کے رنگ میں رنگا جا رہا تھا۔ کہ احمدیت کی شمع نے یہاں اسلام کی کرن روشن کی۔ مشن کی تبلیغی سرگرمیوں اور مدارس نے دھارے کا رُخ بدل دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد امام الحاج عبداللہ کول نے تقریر کی۔ عنوان تھا "جماعت احمدیہ سیرالیون کا ۱۹۷۶ء کا تبلیغی پروگرام" آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے سلسلہ میں بڑھتی ہوئی گرفت اور اس کے ذریعہ نکھرتے ہوئے نقوش کی نشاندہی کی۔

آخر میں پیراماؤنٹ چیف آف سنگبی بائی کر نے اپنے علاقہ میں جماعت احمدیہ کی خصوصی خدمات کا ذکر کیا۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دُعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع تین دن رات مصروف ترین روحانی۔ علمی۔ فنی اور جسمانی پروگرام کے ساتھ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

نمازِ تہجد

نماز تہجد کا اہتمام اس دینی اجتماع کی روح تھی مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب اس پروگرام کے انچارج تھے۔ احباب جماعت نے جس درد والحاح میں ڈوبی ہوئی دُعاؤں کے ذریعہ تین دن تک رات کے آخری حصہ میں دربارِ الٰہی میں حاضری دی یہ صرف مہدی معہود کی مسیحائی کے ذریعہ تیار کردہ جماعت کا ہی حصہ ہے۔ اس نظارہ کو دیکھ کر حقیقت پسند نظر اس عظیم انقلاب کی واضح جھلک دیکھ سکتی ہے جو یحیی الدین کی پیشگوئی میں مسیح موعود سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔

درس کا پروگرام

تینوں دن نماز فجر کے بعد درس کا پروگرام چلتا رہا۔ پہلے دن محترم امیر صاحب نے درس دیا۔ پھر مولوی موسیٰ سوا نے بھی احباب سے خطاب کیا۔ دوسرے روز مکرم میر عبدالحمید صاحب نے عربی میں درس دیا۔ تیسرے روز مولوی الحاج فوڈے صالحون نے درس دیا۔

نمائش اور بُک سٹال

نمائش اور بُک سٹال کے لئے سکول کا ایک کمرہ مخصوص کر دیا گیا۔ شاکر کی نگرانی میں نمائشی چارٹ۔ تصاویر احمدیہ لٹریچر کے نمونے۔ احمدیہ نصرت جہاں سکیم کے تحت چلنے والے پروجیکٹس کے گراف۔ احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول ٹمبوڈو کی مصنوعات۔ قرآنی پیشگوئیوں پر مشتمل آیات قرآنی، تصویروں کے لباس میں تفسیر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ افریقہ کی تاریخی تصاویر وغیرہ تبلیغی نقطۂ نظر سے سلیقہ سے سجائی گئی تھیں۔ اسی طرح بُک سٹال کے کمرے میں قرآن کریم۔ کیلنڈر اور دوسرا قیمتی لٹریچر رکھا گیا تھا جو حسب ضرورت احباب حاصل کرتے رہے۔

پریس رپورٹر

ہماری سالانہ کانفرنس کو سیرالیون پریس نے خاصی اہمیت دی۔ چنانچہ مختلف اخبارات۔ ریڈیو ٹیلی ویژن کے نمائندوں کے علاوہ انفرمیشن آفس کینیما کے نمائندہ نے بھی شرکت کی اور تمام نمائندے تینوں دن متواتر بواجے بو میں ٹھہر کر رپورٹنگ کرتے رہے۔ فوٹو گرافی کی ذمہ واری مکرم سرفراز احمد صاحب اور نسیم احمد صاحب نے ادا کی۔

سکولوں کے بچوں کا پروگرام

سالانہ کانفرنس کا ایک اہم۔ دلچسپ اور مفید پروگرام جلسے کے دوسرے دن رات کے وقت احمدیہ پرائمری سکولوں کے بچوں کی طرف سے پیش کیا گیا چھوٹے چھوٹے بچوں کے فنی اور علمی مظاہرے اور ان میں اسلامی جھلک اور دین کی رغبت دیکھ کر قصبہ بواجے بو کی اکثر آبادی بہت متاثر ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ کے علیحدہ اجلاس

لجنہ اماء اللہ سیرالیون جہاں مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام سنتی رہیں وہاں پروگرام کے مطابق خواتین کے دو علیحدہ اجلاس بھی ہوئے اس موقعہ پر صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مریم صدیقہ مدظلہا نے ایک خصوصی پیغام لجنہ اماء اللہ سیرالیون کے نام بھجوایا۔ جو اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ اجلاس الحاجہ دین کی صدارت میں ہوئے

بیعتیں

اس مبارک موقع پر تیرہ[13] افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سے ایک یہاں کی چیف ڈم کے کورٹ پر یذیڈنٹ اور ایک چیف بھی ہیں[4]

منقولات

"برطانیہ کا اسلامی ثقافتی جشن"

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک مختصر مضمون اخبار الجمعیۃ دہلی سہ روزہ ایڈیشن مجریہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ اوّل پر مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک پشاور کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جسے افادۂ احباب کی خاطر مکمل طور پر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں لنڈن میں تین ماہ تک چلنے والے اسلامی ثقافتی میلے پر تفصیلی اظہار خیال کرتے ہوئے مستشرقین یورپ میں اسلام کے بارہ میں ریشہ دوانیوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں مضمون نگار نے خدمتِ اسلام کیلئے جن خطوط پر عصر حاضر میں کام کرنے کی ضرورت ہے، اس کا جس ڈھنگ سے تذکرہ کیا ہے وہ خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہیں ان سب باتوں کے سلسلہ میں ہمارا نقطۂ خیال اسی پرچہ میں ایڈیٹوریل نوٹ میں ملاحظہ فرمایا جائے ——— ایڈیٹر بدر

"خبر گرم ہے کہ اپریل سے برطانیہ میں ایک عالمی اسلامی ثقافتی میلہ (؟) یا ورلڈ آف اسلام فیسٹول کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جو اگست تک جاری رہے گا۔ اور اس میں عالم اسلام کی تہذیب و ثقافت، آرٹ و کلچر۔ خطاطی، نوادرات قدیمہ و جدید مطبوعات کی نمائش کی جائے گی۔ اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر بحث و مذاکرہ بھی ہوگا —— کچھ لوگ اسے مغربی دُنیا میں اسلام کے بہترین ہمہ گیر تعارف کا ذریعہ کہتے ہیں۔ اور کوئی اسے اسلامی اور مغربی دُنیا کے باہمی ارتباط اور قرب کا موجب سمجھتا ہے۔ ہمیں اس عظیم اور وسیع کثیر المصارف منصوبہ کے پس پردہ محرکات عوامل اور رجال کار کا تفصیلی علم ابھی تک نہیں ہوا اور نہ ہم قبل از وقت کسی اچھے یا بُرے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مہرجان اسلامی یورپ میں اسلام کے صحیح تعارف کا ذریعہ بن جائے مگر ہم اسلام کے بارے میں مغرب کے معاندانہ اور شرمناک رویہ، مستشرقین یورپ کی طویل سازشوں اور علمی کاموں میں در پردہ اسلام دشمن منصوبوں اور عزائم کو دیکھتے ہوئے اس فیسٹول کے بارے میں چوکنا ہوئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔

بیرونی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس عظیم منصوبہ کا محرک اور منتظم تیس سالہ پال کیلہ ایک غیر مسلم ہے جو آرٹ و کلچر کا دلدادہ ہے۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات بھی اس جشن کے تعارف میں پیش پیش ہیں۔ لنڈن ٹائمز اور فنانشل ٹائمز تو تفصیلات پر مبنی رنگین ضمیمے بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس مہرجان علمی کا افتتاح ملکہ الزبتھ کر رہی ہیں۔ منتظمین کی طرف سے مطبوعہ اصل پروگرام ہمارے سامنے ہے۔ اس میں علم و ادب کے ساتھ ساتھ موسیقی۔ رقص و سرود۔ مصوری اور تصویر سازی پر مبنی کئی پروگرام بھی شریکِ ایجنڈا ہیں۔ اسلامی دُنیا میں پائی جانے والی موسیقی کو پہلی دفعہ مکمل شکل میں کئی ہالوں میں پیش کرنے کے آئیٹم ہیں۔ مغل شہنشاہوں کے دَور کی عریاں تصاویر اور تحریری آرٹ متعارف کرانے کا پروگرام ہے۔

یہ اور ایسی کئی باتیں ہیں جو اس پروگرام کے بارے میں خدشات کا ذریعہ بن رہی ہیں ہمیں اتنا خوش فہم بھی نہیں ہونا چاہئیے کہ گویا راتوں رات اسلام کے بدترین دشمن مغرب اور برطانیہ کو اسلام کی تبلیغ و تعارف کا شوق لگ گیا ہے۔ اس نے اسلام کی صداقتوں کے سامنے گردن نہاد ہو کر یورپ کے دروازے اسلام کے خیر خواہوں کے لئے چوپٹ کھول دیئے۔ نہ ہم اسلام کو ایسا معجون مرکب سمجھتے ہیں جس کے خمیر کا قوام نام نہاد آرٹ و کلچر، رقص و موسیقی اور تصویر و تصویر سازی سے اُٹھایا گیا ہے۔ اسلامی دُنیا کے جو اہل خیر اور ارباب علم و فضل اپنی نیک نیتی سے اس پروگرام کے نظم و نسق میں حصہ لے رہے ہیں، ان کی ذمہ واری بڑی نازک ہے۔

دُنیا کے کروڑوں مسلمان اہل علم اور اسلامی ادارے اس "میلے" پر گہری اور عمیق نگاہ رکھیں کہ مبادا یہ عیار اور مکار یورپ کی شاطرانہ چالوں میں سے ایک چال نہ ہو۔ یہودیت اور استشراق حالات اور انقلابات کے ساتھ سانپ کی مانند اپنی کینچلی بدلتی رہتی ہے۔ اور ایسی خبریں آ بھی چکی ہیں۔

پچھلے سال مؤتمر استشراق نے اپنی انتیسویں کانفرنس میں فیصلہ کیا کہ آئندہ کانگریس کو ایشیا اور شمالی افریقہ کی انسانی علوم کی کانگریس سے پکارا جائے گا۔ یعنی جو مقصد اب تک استشراق کے نام سے حاصل کئے جاتے تھے۔ اب انہیں اور ناموں سے پورا کیا جائیگا فرانسیسی جریدہ لی مونڈ نے اس اعلان کی استشراق کی موت سے تعبیر کیا ہے۔ ایک مستشرق جیک بیرک نے کہا کہ اس طرح استشراق کا دَور ختم ہو گیا۔ مگر یہ حقیقت دام تزویر کا نیا رنگ دینے اور سانپ کا لباس بدلنے والا معاملہ ہے اور ایک ایسا ہی اعلان ۱۹۳۳ء میں مسیحی مبلغ ڈاکٹر زویمر نے

(آگے دیکھئے صفحہ کالم ۳ و ۴)

[4] اس سالانہ کانفرنس کے موقع پر احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی مختلف رنگ میں تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے بہترین جزا دے اور اس کانفرنس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

تربیتِ اولاد کا اہم فریضہ اور بہار کی چار خواتین

ایک ضمیمہ

۷ر مارچ ۷۶ء کے بدر میں مکرم عبدالکریم رضی احمد صاحب غنیوی مونگھیری بہار کا مضمون دیکھا جس کا عنوان ہے "تربیتِ اولاد کا اہم فریضہ اور بہار کی چار خواتین"۔ مکرم رضی صاحب کا یہ مضمون بڑا اچھا ہے مگر میری والدہ محترمہ سیدہ صالحہ خاتون صحابیہ کے متعلق حالات کچھ نامکمل ہیں۔ میرے نانا جان سید ارادت حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی سید وزارت حسین صاحب کے ساتھ اپنے بال بچوں اور بیوی سمیت قادیان ہجرت کی تھی، میرے خسر محترم سید وزارت حسین صاحب اور نانا جان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربت میں رہنے اور سلسلے کا کام کرکے صحابی ہونے کی عزت بخشی تھی، میری نانی محترمہ سیدہ رؤف النساء خاتون نے قادیان میں بیعت کی تھی۔ میری خالہ اماں محترمہ سیدہ میمونہ خاتون صاحبہ ۹ سال کی تھیں اور میری والدہ محترمہ سیدہ صالحہ خاتون کی عمر اس وقت ۵ سال کی تھی، اماں جان مرحومہ ہمیشہ اپنے بچوں کو بتایا کرتی تھیں اور خاص طور پر مجھے جو کہ میں سب سے بڑی اولاد ہوں کہا کرتی تھیں کہ مجھکو اب تک بڑی اچھی طرح سے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دن پلنگ پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے میں حضور کے قریب کھڑی ہو گئی اور آپ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھتی رہی، حضور نے مجھکو دیکھا اور اپنے کھانے میں سے نوالہ بناکر اپنے مبارک ہاتھ سے میرے منہ میں نوالہ کھلا دیا تھا۔ اماں جان کی یہ بڑی خوش نصیبی تھی کہ حضور نے اپنے مبارک ہاتھ سے اُنکے منہ میں نوالہ کھلایا تھا اور یہی وہ مبارک نوالہ تھا جس نے ایک کمزور لڑکی کو احمدیت پر سختی سے قائم رکھا اماں جان کی شادی صرف دس سال کی عمر میں ایسے گھرانے میں ہوئی تھی جہاں بانیٔ خاندان حضرت مخدوم صاحب کے مزار پر شرک و بدعت کے چڑھاوے ہر گھڑی چڑھائے جاتے تھے اماں جان بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی شرک و بدعتوں سے بچی رہیں۔ میں نے جب ہوش سنبھالا تو مجھے بڑی حسرت ہوتی کہ ہماری چچیاں، پھوپیاں اور رشتہ دار بہنیں گاتی ہوئی نیز عادت کی چیزیں لئے درگاہ پر جا رہی ہیں مگر اماں جان نہ تو خود جاتیں اور نہ ہم بہنوں کو ہی جانے کی اجازت دیا کرتی تھیں، دوسرے دن چڑھاوے کی چیزیں مالکانہ حق کی وجہ سے ہمارے گھر بھی آتیں اگر ہم ان چیزوں کو ذرا سا بھی منہ میں رکھ لیتے تو اماں جان کبھی نرمی اور کبھی سختی کے ساتھ ہمارے منہ میں انگلیاں ڈال کر نکال پھینکتی تھیں۔ اماں جان سُنایا کرتی تھیں کہ ابا جان شروع میں بڑے مخالف تھے۔ مولویوں نے انہیں بہکا رکھا تھا اور وہ کچھ دنوں تک یہ سمجھتے رہے تھے کہ اُنکا نکاح جائز نہیں ہوا ہے مگر پھر جلد ہی وہ مولویوں کے چکر سے نکل آئے، ابا جان اپنے پانچ بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے ابا جان سے بڑے بھائی ڈاکٹر شاہ رشید الدین صاحب تھے جن سے محترمہ خالہ اماں سیدہ میمونہ خاتون کی شادی ہوئی تھی چونکہ چچا جان جو کہ ہمارے سگے خالو بھی تھے نوکری کے سلسلے میں ہمیشہ باہر ہی باہر رہا کرتے تھے اس وجہ سے اماں جان کو اپنے سسرالی لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے شرک و بدعت کے خلاف جس قدر جد وجہد کرنی پڑی خالہ اماں ان پریشانیوں سے محفوظ رہیں، محترم چچا جان ڈاکٹر رشید الدین صاحب بہت ہی کھلے دل کے آدمی تھے۔ انہوں نے ہمیشہ احمدیت کی تعریف اور عزت کی۔ میرے والد محترم شاہ توحید صاحب کی نگاہوں میں بھی رفتہ رفتہ احمدیت کی عزت بڑھتی چلی گئی اماں جان کی نیکی شرافت شوہر کی خدمت اور فرمانبرداری نے ابا جان کو بدل کر رکھ دیا تھا۔ جب اُنکے بچے بیمار ہوتے تو دعاؤں کیلئے تار بھجواتے، ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء میں حضرت عبدالرحیم صاحب نیر اور محترم مولانا سلیم صاحب چند مہینوں کے لئے تبلیغ کی خاطر پٹنہ تشریف لائے تھے اور مجھ ناچیز کے گھر قیام فرما ہوئے تھے، حضرت نیر صاحب خاص طور پر ابا جان سے ملنے اروَل تشریف لے گئے آپ کو دیکھتے ہی ابا جان بے حد متاثر ہوئے اور بے ساختہ فرمایا کہ جسکا غلام حضور جیسا ہو اس کا آقا کیسا ہوگا؟ اور آخر ۱۹۵۸ء کے جون میں ابا جان نے احمدیت کی بیعت کرلی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ابا جان کا انتقال ۱۹۶۱ء ۸ر اکتوبر کو ہوا۔ اس طرح وفات سے تین سال قبل ابا جان نے بیعت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ سے جس بچی نے مبارک نوالہ کھایا تھا الحمد للہ کہ اسکی نو کی نو یعنی ساری کی اولاد احمدی ہے۔

نانا جان سید ارادت حسین صاحب نے محترمہ نانی جان اور اپنی دونوں بچیوں یعنی محترمہ خالہ اماں سیدہ میمونہ خاتون اور والدہ محترمہ سیدہ صالحہ خاتون کی بیعت کرادی تھی۔ محترم ماموں جان ڈاکٹر سید منصور احمد مظفر پوری کے متعلق مجھے یاد نہیں کہ وہ پیدا ہو چکے تھے یا نہیں یا اسوقت بہت ہی چھوٹے تھے۔

خاکسارہ۔ شکیلہ اختر اہلیہ پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی۔ پٹنہ۔ (بہار)

اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والے کا جماعت احمدیہ سے

(کوئی تعلق نہیں ہو سکتا)

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "نور الحق" میں رقم فرمایا ہے:۔

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا اُس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اُس کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اسکو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں۔" (نور الحق جزو اوّل صفحہ ۵)

نیز اسی ضمن میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کرکے سچے اسلام کا نمونہ ہوگی" (رسالہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق)

پھر حضور علیہ السلام نے یہ بھی بوضاحت رقم فرمایا:۔

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

پھر حضور علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں یہ شرط بھی واضح طور پر درج فرمائی ہے کہ:۔

"ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔"

(اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

نیز شرائط بیعت کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی رقم فرمایا ہے:۔

"اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔" (اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی رُو سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ کوئی حقیقی احمدی اسلام سے ارتداد کا تصور بھی نہیں کرسکتا چہ جائیکہ وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرلے۔ اسی لئے کوئی شخص جو اسلام سے ارتداد اختیار کرے خلافتِ احمدیہ سے تعلق بیعت رکھنے والی جماعت کا فرد ہو ہی نہیں سکتا۔

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ بشیر طاہر ولد فضل دین ساکن منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ کا جس نے اسلام سے ارتداد کا اعلان کیا ہے۔ جماعت احمدیہ (مبایعین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۷۶ء)

جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر کی جماعتی مساعی

از مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ ناصر آباد

ناصر آباد (کشمیر) کا سارا کا سارا گاؤں بفضلہ تعالےٰ احمدی احباب سے آباد ہے۔ اور مقامی تمام دوست جماعتی کاموں میں ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ ذیل میں چند قابل قدر مساعی کا ذکر بغرض دعا کیا جاتا ہے:—

(۱)— ناصر آباد کی جماعت نے امسال جامع مسجد میں لوکل فنڈ سے حمام تیار کیا اس پر رضاء کارانہ کام کے علاوہ بیس ہزار روپیہ خرچ آیا۔

(۲)— اس جماعت نے سال رواں کا بجٹ پورا کرنے کے علاوہ سابقہ بقایا بھی لازمی چندہ جات کا کچھ حصہ ادا کیا اور ابھی کوشش جاری ہے اس کے علاوہ وقف جدید اور تحریک جدید۔ جوبلی فنڈ کی مدات میں بھی ادائیگی کر رہی ہے۔

(۳)— مقامی جماعت میں روزانہ پنجوقتہ باجماعت نمازوں کے التزام کے علاوہ بعض دوست نماز تہجد میں بھی حصہ لے رہے ہیں روزانہ صبح و شام دینی کتب کا درس دیا جاتا ہے اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہے اور بڑی عمر کی خواتین کے ساتھ ساتھ چھوٹی عمر کی ناصرات بھی اس میں حصہ لے رہی ہیں اور وہ بھی پنجوقتہ نماز کی پابند ہیں۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس وقت درس تعلیم القرآن کلاس میں اسّی کے قریب طلباء اور طالبات شامل ہیں اور باقاعدہ گھنٹی ہوتے ہی تمام بچے بچیاں جامع مسجد ناصر آباد کے حمام میں درس کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور مرکز کی طرف سے قائم کردہ معلّم کے علاوہ خاکسار کی بچی نصرت جہاں بھی اُن کو پڑھاتی ہیں۔ اور گاہے بگاہے خاکسار بھی نگران کے طور پر بچوں کی تعلیم کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔

(۴)— یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ ہر ہفتہ اپنا تربیتی اجلاس منعقد کراتی ہے۔ اس میں ایک خادم تلاوت قرآن کریم دوسرا دینی نظم سُناتا ہے اور کوئی سے تین خادم دینی عنوانات پر تقریر کرتے ہیں۔ اور اس طرح نوجوانوں کی تربیت کے لئے خدام الاحمدیہ کا یہ پروگرام مفید ثابت ہوا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کا پروگرام ہفتہ میں ایک بار جاری ہے اور جب کہ چھوٹی عمر کے بچے تلاوت و نظم کے علاوہ دینی تقریریں کرتے ہیں اس کو دیکھ کر بڑا اطمینان ہوتا ہے۔

اسی طرح اب ناصر آباد میں مجلس انصار اللہ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور انصار اللہ کا اجلاس پندرہ روزہ رکھا گیا ہے۔

جب ان ہر سہ مجالس کا انتخاب عمل میں لاکر انکے تربیتی اجلاسات مسلسل ہوتے رہے تو ناصرات الاحمدیہ نے اسی قسم کا پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ فالحمد للہ ذالک۔ اور پھر حسب پروگرام تقاریر اور تلاوت و نظم پڑھتی ہیں۔

(۵)۔ ہمارے گاؤں میں حکومت کی طرف سے ایک ہائی سکول قائم ہے۔ جماعت کے نائب صدر جو ایم اے ہیں اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اسی طرح صدر صاحب اور نائب صدر صاحب کی قیادت میں مقامی جماعت دینی اور جماعتی کاموں میں خوب دلچسپی لے رہی ہے۔ اور احباب جماعت بھی اطاعت کا اچھا نمونہ دکھاتے ہوئے پورا پورا تعاون دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ۔

(۶)— مقامی جماعت کے بعض دوستوں نے ایک اور ہی مستحسن اقدام کیا ہے۔ یعنی جن دوستوں نے اب سیب کے باغ اپنی اپنی زمین میں لگائے ہیں۔ ہر دوست نے اپنے باغ میں سے مسجد ناصر آباد کے نام ایک ایک درخت اور بعض نے دو دو بھی وقف کئے ہیں ان درختان کی فہرست مکرمی سیکرٹری صاحب جائیداد کے حوالے کی جا رہی ہے سیکرٹری صاحب موصوف ہر ایسے درخت پر مسجد کا مخصوص نشان لگا لیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ یہ باغ مسجد کے نام رہیگا اور مجلس عاملہ ناصر آباد اس کی آمد کو دینی کاموں میں صرف کرے گی۔

اس باغ کے بعض درخت اسی سال پھل دیں گے گو بعض ابھی چھوٹے ہیں۔ اسی طرح ناصر آباد میں جو ہائی سکول کی بلڈنگ بنائی گئی ہے یہ بھی مقامی انجمن کی ہے اور اس کا کرایہ بھی انجمن ناصر آباد دینی کاموں میں صرف کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ناصر آباد کی جماعت نے مٹھی فنڈ کا انتظام بھی باقاعدہ رکھا ہے۔ اور ہر ہفتہ خدام ہر گھر میں جاکر چاول اکٹھا کر لیتے ہیں جو کہ روزانہ گھر کی مالکہ کھانا پکاتے وقت ایک مٹھی اُٹھا کر ایک برتن میں ڈال دیتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ہر گھر میں صبح و شام جاری ہے ہر جمعہ کو یہ مٹھی فنڈ ایک جگہ خدام جمع کر دیتے ہیں۔ صدر صاحب کی اجازت سے یہ چاول فروخت کئے جاتے ہیں اور مستحق دوستوں کو رعایتی قیمت پر دیکر ان کی حاجت روائی بھی ہو جاتی ہے۔ اور وصول شدہ رقم امین کے پاس جمع ہو جاتی ہے اور حسب ضرورت دینی کاموں پر صرف ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ جماعت کی ان جماعتی مساعی کو قبول فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر دینی خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

نئی عیدگاہ کا قیام

جماعت احمدیہ ناصر آباد کی وہ عیدگاہ جو گاؤں کے درمیان ہے تبلیغی لحاظ سے موزوں نہ تھی۔ اور یوں بھی تھوڑی سی جگہ تھی کہ جہاں مستورات کا انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ اور اس میں لاؤڈ سپیکر کی آواز صرف اپنے گاؤں تک محدود رہتی تھی۔ چنانچہ مکرم غلام نبی صاحب بٹڈر ولد مکرم عبد القادر صاحب بٹڈر و مکرم عبد المنان صاحب کھانڈے ولد مکرم عبد الخالق صاحب کھانڈے مکرم عبد الرشید صاحب بٹڈر و عبد المجید صاحب بٹڈر پسران غلام رسول صاحب کے پاس ایسی جگہ تھی جو جنرل روڈ کے کنارے تھی۔ اور یہاں سے چار پانچ گاؤں کو لاؤڈ سپیکر کی آواز جا سکتی ہے۔

اس جگہ کی قیمت دس ہزار روپیہ سے زائد ہو گی اور یہ تقریباً چار پانچ کنال کا رقبہ ہے ان دوستوں نے عیدگاہ کے لئے وقف کر دیا اللہ تعالےٰ انکی قربانی میں برکت ڈالے۔

چنانچہ ۱۴ مارچ کو نئی عیدگاہ کی تعمیر کے لئے ناصر آباد کے مرد و زن بچے بچیاں سب دس بجے عیدگاہ کی تعمیر میں لگ گئے۔ اس موقع پر جماعت کی طرف سے ایک مینڈھا اس جگہ ذبح کیا گیا۔ اور چاول پکا کر غریبوں اور بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور دیکھتے دیکھتے عیدگاہ کا چوتھا حصہ مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت وہاں ادا کی گئیں اور صبح دس بجے سے لے کر شام چھ بجے تک جماعت نے وہیں کام کیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت نے تمام جماعت کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شام کو بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا۔

مورخہ ۲۱ مارچ اور ۲۲ مارچ کو دونوں دن پھر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے اس عیدگاہ میں وقار عمل کیا۔ اور ۲۲ مارچ کو شورت کی جماعت بھی آپہنچی اور وقار عمل کیا گیا۔

نماز ظہر و عصر خاکسار نے باجماعت اسی عیدگاہ میں پڑھائیں۔ اور اس کے بعد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت منایا گیا۔

اللہ تعالےٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

منقولات بقیہ صفحہ ۸

مشنری سرگرمیوں کو ختم کر دینے کے بارے میں کیا تھا۔ مگر ساتھ ہی آگے چل کر اس کی تشریح اس طرح کی کہ اب ہمارا مقصد مسلمانوں کو عیسائی بنانا نہیں البتہ ہمارا ہدف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے نکال دیا جائے۔ اور یہ کام اب ثقافت کلچر اور صحافت کے ذریعہ ہونے لگا۔ گویا یہ تبشیر و ارتداد کی سرگرمیوں کی ایک مرحلہ کی تکمیل اور دوسرے مرحلہ کا آغاز تھا۔ یہی انداز استشراق و استعمار کا ابتداء سے اسلام کے بارے میں رہا ہے ان کا طریق کار نہایت گہرا طویل المیعاد اور دور رس نتائج پر مبنی رہا ہے۔

بیشک مسلمانوں کو علمی اور ثقافتی کاموں میں تنگ دل اور متعصب نہیں ہونا چاہیے مگر دشمن کے عزائم، طرز عمل اور چالبازیوں سے یکسر آنکھیں بند کر دینا بھی مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ نہ مسلمان کو اتنا وسیع الظرف اور وسیع المشرب ہونا چاہیے کہ آزاد خیالی کی لگن میں وہ اپنی ثقافت۔ اپنا ورثہ اور اپنا اسلامی تشخص بھی ہاتھ سے دھو بیٹھے۔

نئے دور میں اسلام اور صلیبیت کی محاذ آرائی توپ و تفنگ کے دائروں سے نکل کر قلم و قرطاس اور علم و فن کے مورچوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اور اب اسلام کو فولاد و ایٹم سے نہیں۔ علم و تحقیق کے اسلحہ سے نیست و نابود کر دینے کا کام شروع کر دیا گیا ہے ہمیں جنگ کے ان نئے طور طریقوں میں بھی محتاط رہنا چاہیئے۔ اور پہلے کی طرح اس محاذ پر بھی دشمنان اسلام پر اسلام کی ابدی صداقت و حقانیت کی ابدی مہر لگا دینی چاہیئے۔

(الجمعیۃ دہلی سہ روزہ ایڈیشن صفحہ ۱ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۷۶ء)

تقسیم لٹریچر

حیدرآباد۔ مورخہ ۱۴ مارچ کو ادارہ تعمیر ملت کی جانب سے حسب سابق امسال بھی نمائش گراؤنڈ میں وسیع پیمانہ پر "جلسہ سیرت النبی صلعم" منعقد ہوا جس میں میر واعظ مولوی فاروق صاحب کو کشمیر سے بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کی جانب سے اس میں بک سٹال بھی لگایا گیا۔ اور تقریباً چھ ہزار کی تعداد میں پمفلٹ اور ٹریکٹ، اردو، انگریزی اور تلگو زبان میں تقسیم کیے گئے۔ ندائے ایمان، شان ختم نبوت۔ پیغام امن، مقام مسیح موعودؑ۔ اور چاند سورج گرہن کا نشان بالخصوص کثرت سے تقسیم کیے گئے۔ خاکسار کے ساتھ مل کر مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری وقف جدید۔ مکرم احمد عبدالحمید صاحب سیکرٹری وصایا۔ مکرم احمد عبدالستار صاحب مکرم احمد عبدالحکیم صاحب۔ مکرم مجتبیٰ حسینی صاحب۔ مکرم حفیظ الدین صاحب۔ مکرم عبدالقیوم صاحب۔ مکرم محمد مظہر الدین صاحب۔ مکرم محمد مصلح الدین صاحب۔ مکرم حامد حسین صاحب۔ عزیزم احمد عبدالشکور صاحب۔ مکرم اختر احمد صاحب نے تعاون کیا فجزاہم اللہ۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: عبدالحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حیدرآباد۔

درخواست دعا

مکرمہ قانتہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ قمر الدین صاحب عرف شبیر کا بھانجہ عزیز رضی اللہ ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ انہوں نے مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں ادا کر کے درخواست دعا کی ہے۔ یہ بچہ مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت بھدرک کا پوتا ہے۔

نیز مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت بھدرک کچھ عرصہ سے بے روزگاری کی بناء پر مالی مشکلات سے دوچار ہیں۔ ان کی مالی مشکلات کی دوری اور اولاد کے نیک و صالح بننے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جناب بشپ ڈاکٹر گوربچن سنگھ صاحب کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

بٹالہ کے بیرنگ یونین کرسچین کالج میں اس وقت چودہ سو طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں چار احمدی بچے بھی ہیں۔ ۱۲ مارچ کو منعقد ہونے والی سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں شرکت کیلئے نئے پرنسپل جناب ڈیوڈ ایل ننگپال صاحب کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہونے پر مرکز کی طرف سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مکرم بی۔ ایم۔ داؤد احمد صاحب شبیر نانوتی، مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام (نائب ناظر نظارت علیا) اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف (نائب ناظر نظارت امور عامہ) شریک ہوئے۔ اور بعد اختتام تقریب جناب بشپ ڈاکٹر گوربچن سنگھ صاحب کی خدمت میں (جن کا صدر مقام لدھیانہ ہے) جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو آپ نے باحترام قبول فرمایا۔ اس تقریب میں مدعو بعض اور معززین سے بھی تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نئے پرنسپل صاحب نے جماعت احمدیہ کے افراد کی شمولیت پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور قادیان آنے کا وعدہ کیا۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا

(۱)۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب کینیڈا کا بازو برف سے گر جانے کے باعث ٹوٹ گیا ہے۔ تین چار بار اپریشن کے بعد بھی افاقہ نہیں ہوا۔ موصوف کی کامل صحت کے لئے۔ نیز خاکسار دوبارہ اپنے علاج کے سلسلہ میں لدھیانہ جا رہا ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سعید احمد قریشی درویش۔

(۲)۔ خاکسار کا لڑکا جاوید احمد لون ۲۰ اپریل سے میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: غلام محمد لون۔ یاری پورہ کشمیر۔

اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت ... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

تکفیر المسلم کا فتویٰ دینے والوں کی بلا سے کہ اس امر کا از روئے قرآن انہیں حق پہنچتا ہے یا نہیں۔ قرآن کریم خواہ ہزار بار کہے اور ہر نبی کے زمانہ میں اس بات کا اعادہ ہو چکا ہو کہ دینی معاملات میں ووٹوں کی گنتی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی کفار عرب کی زبردست عددی کثرت پر بھاری تھے۔ لیکن عہد حاضر کے مسلمان ہیں کہ اپنی بے عملی کے علی الرغم عددی کثرت کو ہی فیصلہ کن قوت قرار دیئے جائیں گے۔ درانحالیکہ اس کا اصل نہ قرآن میں ہے اور نہ ہی سنت انبیاء میں ملتا ہے۔!!

بتایا گیا ہے کہ تین ماہ تک چلنے والے اسلامی ثقافتی میلہ میں :-

"اسلام کے مختلف پہلوؤں پر بحث و مذاکرہ بھی ہوگا"

اور پروگرام کے مطابق ایک سو علماء اور سکالر اس میں حصہ لینے والے تھے۔ جو غالباً اب تک حصہ لے کر فارغ بھی ہو چکے ہوں گے۔ اس کے باوجود ہم یہ بات دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسے مذاکرہ سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانا اور دور جدید کے چیلنجوں کا صحیح اور تسلی بخش جواب اسلام سے پیش کرنا صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ جو امام مہدی علیہ السلام کی جماعت ہے۔ چنانچہ اس کا تازہ ثبوت مہاراشٹر کے وزیر مالی شری رفیق ذکریہ کے اس بیان سے ملتا ہے جو موصوف نے ۱۴ اپریل کو لنڈن میں دیا۔ اور اس کی خبر ہندوستان کی اخبارات میں اس طرح شائع ہوئی :-

"لنڈن ۱۵ اپریل۔ مہاراشٹر کے وزیر مال شری رفیق ذکریہ نے گذشتہ روز یہاں کہا کہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس جو یہاں گزشتہ روز اختتام پذیر ہوئی ہے اسلام کے ترقیاتی نظریہ کی وضاحت میں ناکام رہی ہے"

خبر میں بتایا گیا ہے کہ موصوف کو اسلامی تقریب ٹرسٹ نے بلایا تھا اور موصوف نے کانفرنس کے چند اجلاسوں میں شرکت بھی کی۔ آپ کا کہنا ہے کہ عام خیال یہ تھا کہ جن لوگوں کو اس تقریب میں اسلامی کونسل یورپ نے مدعو کیا تھا وہ سب تقلید پسند قسم کے سکالر تھے۔ اسلام کی ترقیاتی شکل جو اس اجتماع میں ظہور پذیر ہونی چاہیئے تھی وہاں بالکل مفقود تھی"

(اخبار پرتاپ جالندھر ۱۶/۴/۷۶ صفحہ ۴)

دیکھا آپ نے! دنیا نے کس طرح اس تلخ حقیقت کا خود مشاہدہ کر لیا۔ ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے کہ دنیا کے دوسرے مسلمان بھائی اپنی غلطی کو محسوس کر لیں گے اور عصری تقاضوں کے مطابق اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی جو مہم احمدیہ جماعت کی طرف سے جاری ہے اس کو دوسرے مسلمان بھائی بھی اپنانے لگیں گے بالکل اسی طرح پر جیسا کہ پشاور کے مضمون نگار نے خود اس بات کا اعتراف کیا کہ

"نئے دور میں غیر اسلامی دنیا کی اسلام سے محاذ آرائی توپ و تفنگ کے دائروں سے نکل کر قلم و قرطاس اور علم و فن کے مورچوں میں داخل ہو چکی ہے"

بلاشبہ یہ دور امام مہدی کے زمانہ ہی سے شروع ہو چکا ہے جس کا صحیح ادراک بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی نے سب سے پہلے کیا اور پھر اس کے مطابق مخالفین اسلام کے سامنے اسلام کی صداقت و حقانیت کو علمی اور قلمی دلائل کے ذریعہ ثابت کر دکھایا۔ اور اس روحانی جد و جہد کو آپ کی جماعت اب بھی نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہے۔

اور اسی کی طرف محبت و پیار کے ساتھ تمام دوسرے برادران اسلام کو بھی دعوت دے رہی ہے کہ وہ بھی آئیں اور اسی نہج پر خدمت و اشاعت اسلام کی مہم میں حصہ دار بن کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بن جائیں!!

وما علینا الا البلاغ المبین

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "اٹوونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
اٹوونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
Phone No. 15360.

سینگوں اور گھاس تیار کردہ دلآویز خوبصورت اشیاء
۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ
THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.
PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE :- "CRESCENT"

قافلہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۶ء

قافلہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۶ء کی منظوری کے لئے نظارت ہٰذا کی طرف سے مناسب وقت پر کارروائی شروع کردی جائے گی انشاء اللہ۔ جو دوست مبارک اجتماع میں شمولیت کے خواہشمند احباب اپنا پاسپورٹ بنوانے کیلئے ابھی سے کارروائی شروع کردیں جس میں پاکستان کا بھی اندراج ہو تاکہ قافلہ کی منظوری ملنے پر صرف ویزا حاصل کرنیکی کارروائی کی جائے۔ اس طرح احباب جماعت کو سہولت رہے گی۔ پاسپورٹ بنوانے کی کارروائی ابھی سے شروع کرنی اسلئے ضروری ہے کہ اس کارروائی میں کافی وقت صرف ہوتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُترپردیش آگرہ

مورخہ ۶-۷-۸ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار، پیر، منگل

امسال آگرہ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اُترپردیش کی دسویں عظیم الشان سالانہ صوبائی کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے جس میں جماعت احمدیہ کے علماء رُوحانی و علمی مضامین پر تقاریر فرمائیں گے۔

احباب کرام سے اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت، اور ہر ممکن تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

خاکسار: حمید اللہ خان سیکرٹری برائے صوبائی کانفرنس اُترپردیش

پتہ:- احسان منزل۔ انصاریاں اسٹریٹ
سہارنپور۔ (یو۔پی) پن: 247001

مرکز قادیان سے ماہوار رسالہ المبشر کا اجراء

قارئین اخبار بدر کو اخبار بدر کی گذشتہ اشاعتوں سے رسالہ "المبشر" کے اجراء کے اغراض و مقاصد کا علم ہو چکا ہو گا۔ اُمید ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بن کر رسالہ "المبشر" کی اشاعت کی حوصلہ افزائی فرمائی جائے گی۔ اس کا سالانہ چندہ بارہ روپے ہے۔ خط و کتابت اور رقم بنام منیجر بھجوائی جائے۔

خاکسار: منیر احمد خادم
ایڈیٹر و منیجر ماہنامہ المبشر قادیان
ضلع گورداسپور۔ پنجاب

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے

فوری توجہ کی ضرورت ہے!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف چند ایام باقی ہیں۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اور عہدہ داران مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال و صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کر کے تعاون فرمادیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ٹیلیفون نمبر اور تار کا پتہ (رجسٹرڈ)

بھارت کے مختلف علاقوں میں مقیم احمدی بھائیوں میں باہمی میل ملاقات کو فروغ دینے اور خط و کتابت میں سہولت کی خاطر نظارت ہٰذا ایسے بھائیوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرنا چاہتی ہے جنہوں نے اپنے گھروں یا کاروباری اداروں جات میں ٹیلیفون اور ٹیلیکس (Telex) لگوائے ہوئے ہیں۔ اور تار کا مختصر پتہ رجسٹر کرایا ہوا ہے۔ تاکہ ترقی کے اس دور میں ہمارے دوست اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ لہٰذا جملہ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ٹیلیفون کا نمبر اور تار کا رجسٹرڈ پتہ ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر نظارت ہٰذا میں بھجوادیں۔ شکریہ۔

قادیان میں جماعت کے دو ٹیلیفون ہیں۔ (۱) نمبر 35 بنام ناظر امور عامہ۔ (۲) نمبر 36 بنام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ فون نمبر 35 پر چوبیس گھنٹے آدمی رہتا ہے۔ اور کسی وقت بھی فون کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر 36 محترم صاحبزادہ صاحب کے گھر میں ہے۔ دفتری اوقات کے بعد اس فون سے بھی فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا:- مکرم محمد عبدالقیوم صاحب آف حیدرآباد کے گھر میں ولادت ہونے والی ہے۔ برادرم موصوف کے ہاں قبل ازیں چار لڑکیاں ہیں۔ بزرگان کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں نرینہ اولاد سے نوازے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان

مجاہدین تحریک جدید فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئیر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اُس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس وقت ادا کر دیتے تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے سالِ رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جلد از جلد ادائیگی وعدہ چندہ تحریک جدید کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو بڑھ چڑھ کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کے جہاد میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان